ایک اونکار ست گور پرساد

"اردو" ٹیکہ شری جپ جی صاحب

موسومہ

دعاءِ سحری

حصّہ اوّل

مولفہ و مترجمہ

سردار کرتار سنگھ کیمبلپوری

Hon'ble Justice S. Kartar Singh Campbellpuri
(1889-1965)

PHOTO PATIALA 1946

پیش لفظ

میرے والد صاحب سردار کرتار سنگھ جی کا جنم 1889ء میں تلاگنگ ضلع اٹک پنجاب میں ہوا۔ وہ پٹیالہ اور بعد میں PEPSU ہائی کورٹ کے جج بنے اور Labour Appellate Tribunal کے ممبر رہے۔

بچپن سے ہی اُن کا رجاؤ دھارمک وچاروں اور کاموں میں تھا۔ وہ گورُدوارہ کمیٹی پنجہ صاحب کے پردھان رہے۔ وہ روحانی شخصیت کے مالک تھے۔ چہرے پر نورالٰہی تھا۔ انسانیت کے دلدادہ تھے اور ہر ایک کو اپنا بنا لیتے تھے۔ گوربانی اور اِس کا سمرن اِن کی روزمرہ زندگی کا ایک انمول انگ تھا۔

1938 میں جب جی صاحب کا اُردو ترجمہ دعاء سحری حصہ اوّل کے روپ میں تکمیل ہوا جو Sikh Publishing House لاہور نے شائع کیا۔ پہلا ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ تقسیم ہو گیا۔ دُعاء سحری حصہ دویم (آسادی وار کا اُردو ترجمہ) کی اشاعت بھی Sikh Publishing House نے کی۔ سُکھ منی صاحب کا ٹیکہ دعاء سحری حصہ سویم کا مسودہ میرے والد صاحب نے 20 ستمبر 1965ء کو نظر ثانی اور توضیح کے ساتھ برسوں کی محنت کے بعد مکمل کیا اور دو روز بعد 22 ستمبر 1965 کو اُس جوت میں سما گئے جس کا وہ نور تھے۔ دعاء سحری حصہ سویم کی اشاعت 1966 میں ہوئی۔

گوربانی جیو آتما کیلئے امرت ہے۔ اسے کسی دیش یا قوم تک محدود نہیں رکھا جا سکتا۔ گوربانی کا علم اور سِمرن ساری انسانیت بلکہ ساری کائنات کیلئے ہے۔

دعاء سحری حصہ اوّل کا Reprint چھپ کر تیار ہو گیا ہے۔ مجھے وشواس ہے کہ روحانیت میں دلچسپی رکھنے والا اُردو دان طبقہ اس کا مطالعہ اور سِمرن کرے گا اور لابھ اٹھائے گا۔

کنور بیر سنگھ

May 1998

دعاء سحری

حصہ اوّل

پرکاشک : کنوربیر سنگھ و نریندربیر سنگھ
1580 سیکٹر 36-D چنڈی گڑھ 160036

طباعت : نوین پرنٹرز، 14 نظام الدین (West) مارکیٹ،
نئی دہلی-110013

Second Edition May 1998

500 Copies

Not for Sale

Complimentary Copy

ملنے کا پتہ : کنوربیر سنگھ

1580, Sector 36-D, Chandigarh-160036

تمہید

شری گورونانک دیو جی کی سوانح حیات سے پتہ چلتا ہے کہ جہاں انہوں نے اپنی مُسافتِ حق میں مختلف مواقع پر اپنے لاثانی کلام میں دقیق و گہرے مسائل رُوحانی پر تبصرہ فرمایا ہے۔ اور ان کا سب کلام اونچے پایۂ کا خیال کیا جاتا ہے۔ وہاں 'جپ جی' خاص درجہ رکھتا ہے اور یہ گورو مہاراج کے آخری حصۂ عمر میں وردزبان مُبارک ہوا۔ اور اس میں ہندو دھرم کے ابتدائی کلامِ معرفت مثلاً وید۔ اُپنشد۔ سمرتی۔ شاستر کے علاوہ مسلم رُوحانی و وحدانیت کے سر چشمہ قرآن شریف کے دقیق مسائل کو بھی یکجا کر کے خداوند تعالیٰ کی تعریف و توصیف کو ملحوظ رکھتے ہوئے ایسے مسائل کو سلجھایا گیا۔ اور مقابلتاً آسان پنجابی زبان میں نقشبندی فرمائی گئی۔ اس کلام کے اظہار کے متعلق یوں روایت ہے کہ سمیر پربت پر چوراسی ریاضت کش زاہد جن کو پنجابی زبان میں سدھ کہا جاتا ہے رہائش پذیر تھے۔ اور اپنے عقیدہ کے مطابق ریاضت و تپ میں مشغول تھے۔ شری گورونانک دیو جی خدا واحد لاشریک کی شان کبریائی کا پرچار کرتے کرتے جب سمیر پربت پر پہنچے۔ تو وہاں سدھوں کے طریقہ کار کے خلاف انہوں نے آوازِ حق اُٹھائی۔ سدھوں نے گورو صاحب کو ایک فوق الفطرت ہستی پا کر اُن سے انواع و اقسام کے سوالات دریافت کئے۔ جس پر گورو صاحب نے اُن کو شافی و صائب جواب دے کر لاجواب کر دیا۔ سب سے ضروری اور بڑا سوال جو پوچھا گیا۔ وہ یہ تھا۔ کہ برہم یا خداوند تعالیٰ کی کیا تعریف ہے اور اس کے اوصاف کیا ہیں۔ اس وقت جن الفاظ میں جواب دیا گیا وہ جپ جی صاحب کی ۳۸ پوڑھیوں کا ابتدائی مُول منتر ہے۔ اور باقی پوڑھیوں ان ہی اوصاف کی ایک گونہ وضاحت و تفسیر ہیں جن میں برہم کے اُن اوصاف کو ظاہر کرتے ہوئے اس دنیا و اگلی دنیا کے پردہ راز کے انکشاف کے علاوہ اس درگاہ عالی تک رسائی کے ذرائع بتلائے گئے ہیں۔

بعض ٹیکہ کار یا تفسیر کرنے والے سدھوں کے سوال و جواب کی اصلیت اور اس متذکرہ بالا روایت کو نہیں مانتے۔ ان کا خیال ہے کہ یہ کلام الٰہی جس میں معرفت کا خزانہ کھولا گیا ہے۔ ایک جگیاسو یعنی علم معرفت کے جاننے کی خواہش رکھنے والے عارف کے ساتھ سوال و جواب میں کشف و شہود کے ذریعہ ظہور میں آیا ہے۔ دوسرے الفاظ میں جیو کو شکھشا دی گئی ہے۔ کہ علم الٰہی کیا ہے اور انسانی زندگی و کیرکٹر کس سانچے میں ڈھالا جائے۔ بہر حال جیسا بھی ہوا۔ یہ کلام جپ جی صاحب سکھ دھرم کے بنیادی اصولوں کا مرقع ہے اور اس کا جتنا بھی

گہرائی و یکسوئی سے مطالعہ کیا جاوے۔ اتنا ہی اس سادہ زبان کے معانی گہرے ہوتے چلے جاتے ہیں۔ دراصل یہ کلام بہت مشکل ہے اور اس کی وجہ ایک تو کلام کا اختصار ہے (کیونکہ کم سے کم لفظ اظہار خیال کے لئے برتے گئے ہیں) جس کی وجہ سے کلام جپ جی صاحب کا ید کرنا جتنا آسان ہے۔ اتنا ہی مطلب سمجھنا مشکل ہے۔ دوسرے مضمون ایسا ہے جس میں علم الٰہی کے حصول خدا کی قدرت اور اس کے قادر مطلق و محیط کل ہونے کے ثبوت کے علاوہ انسانی زندگی کو فعل و کرم کی بھٹی میں ڈھالتے ہوئے خداوند تعالیٰ کی رضا و تسلیم ایزدی کے اندر رہ کر نجات ابدی حاصل کرنے کے لئے ذرائع بتلائے گئے ہیں۔ چنانچہ مضمون کی گہرائی کے لحاظ سے اور بھی کلام مشکل ہو جاتا ہے۔

اس لئے مشکل الفاظ کے معانی کھلے طور پر درج کئے گئے ہیں نیز ترجمۂ پوڑھی کے علاوہ قریباً ہر ایک پوڑھی کے ساتھ تشریح و توضیح بھی کی گئی ہے۔ تاکہ سمجھنے میں دقّت نہ رہے۔ پھر بھی عین ممکن ہے بلکہ ضروری ہے۔ کہ بہت سی خامیاں پائی جاویں۔ جن کیلئے سوائے قارئین باکرام کی عفو و بزرگان کی نظرِ شفقت کے کوئی چارہ نہیں۔

گر قبول اُفتد۔ زہے عز و شرف

کرتار سنگھ کیمبلپوری

جپ جی

اِک اونّکار ست نام کرتا پُرکھ نِربھَو نِروَیر

اکال مُورتِ اجُونی سےَ بھنگ گوّر پرساد

جپ

آدِ سچ جُگاد سچ ہے بھی سچ نانکؔ ہوسی بھی سچ

مشکل الفاظ کے معنی

اِک	واحد لاشریک۔ بے مثال۔ لاثانی	اونّکار	برہم۔ خداوند تعالیٰ۔ واہگورو
ست نام	جس کا نام سچ ہے۔ جو کہ سچائی ہے	کرتا	مُوجد۔ دنیا کا پیدا کرنے والے
پُرکھ	طاقت کل۔ قادر مطلق	نِربھَو	بے خوف و خطر۔ نڈر
نِروَیر	مبرا از عداوت	اکال مُورتِ	غیر فانی

اجُونی ازلی۔ جو والدہ کے شکم سے تولد نہ ہوا ہو

سےَ بھنگ ابدی۔ لازوال۔ یہ سنسکرت کے لفظ سوا نبھو سے ہے خود بخود ہونے والا

گوّر پرساد رحیم۔ درجہ غایت۔ رحیم کریم

آدِ سچ برحق قبل از کائنات

جپ جاپ کے قابل۔ عبادت و سجدہ کے قابل

جُگاد سچ برحق از ابتدائے آفرینش و زمانہ ماضی ہے

بھی سچ برحق در زمانہ حال

ہوسی بھی سچ جو کہ برحق زمانہ مستقبل ہے

ترجمہ

شری گورونانک دیو جی سخن فرما ہیں۔ کہ ایک واحد لاشریک خداوند تعالیٰ ہی اصلی برہم ہے۔ جس کا نام سچ ہے اور جو صداقت کل ہے۔ جو کہ موجد کائنات طاقت کل (قادر مطلق) بیخوف و خطر۔ مبرا از عداوت۔ صورت غیر فانی۔ ازلی۔ ابدی۔ رحیم۔ کریم کرجہ غایت و قابل عبادت و سجدہ ہے جو کہ برحق قبل از کائنات۔ برحق از ابتدائے آفرینش و برحق زمانہ حال و برحق زمانے مستقبل ہے۔

تشریح

شری جپ جی صاحب میں خدا کی جو تعریف گورونانک دیو جی نے کی ہے۔ اُسے گورو منتر۔ مُول منتر یا اسم اعظم کہا جاتا ہے۔ اس میں جیسا کہ ترجمہ سے ظاہر ہے۔ خداذوالجلال واحد لاشریک کی ذات ستودہ صفات کی تعریف کی گئی ہے۔ گو خدایا ایشور نرگن ہے۔ جس کی صفت نہیں ہوسکتی۔ وہ گُن یا صفت سے رہت یا جُدا اُونچا ہے۔ لیکن خداپرستی میں نرگن کو سرگن تصور کر کے صفات دی جاتی ہیں۔ ہندو اتہاس میں ایشور کی صفات میں لکھو کہا منتر و شبد لکھے گئے اور اس کی شان کبریائی میں گائے گئے۔ لیکن چونکہ ہندو بھائیوں نے برہم (ایشور) کے کئی حصے کر دیئے تھے جن کا تذکرہ طوالت کا موجب ہے بہر حال یہ مسلمہ امر ہے۔ کہ ہندو دھرم میں ایشور خداوند تعالیٰ کے کئی روپ مانے گئے ہیں ہوسکتا ہے کہ ان کی تہ میں کوئی خاص خیال کارفرما ہووے لیکن عام فہم میں خدا کی کئی حصوں میں تقسیم کئی خامیوں کا موجب بھی بن گئی تھی۔ چنانچہ گورونانک دیو جی نے اونکار شبد کے پہلے جس کا مترادف اونگ یا اُوم پہلے موجود تھا۔ اِک لگا کر صاف و کھلے طور پر ایشور خداوند تعالیٰ کے واحد لاشریک و بے مثال۔ لاثانی صفت کو قائم کر دیا اور لفظ ایک کے کہنے سے ایشور یا اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کو سب سے پہلے قرار دیا کہ وہ مطلق ایک ہی ہے جو کہ تقسیم میں نہیں آسکتا۔

اِک اونکار سے لے گورونانک ہوسی بھی سچ مول منتر ہے بعض ٹیکہ کار و تفسیر کرنے والے گوُر پرساد تک مول منتر کہتے ہیں۔ اور جپ کے معنی کرتے ہیں۔ کہ اس مول منتر کو جپ اور گوُر پرساد کے معنی کرتے ہیں۔ کہ وہ گورو کی کرپا سے ملتا ہے۔ لیکن آدسچ۔ جگاد سچ و نانک ہوسی بھی سچ کے شبد ایسے لگے ہوئے ہیں۔ جو کہ صریحاً تمام ست نام سے لے کر اخیر تک صفات ایزدی پر دلالت کرتے ہیں اور جپ لفظ بجائے خود قابل جاپ یا پرستش درست معلوم

ہوتا ہے بعض یہ خیال کرتے ہیں کہ جپ لفظ جپ جی صاحب کا نام صرف دیا گیا ہے۔ اور جپ سے جپ جی صاحب شروع ہوتا ہے۔ اس خیال کی تائید میں کہا جاتا ہے کہ پہلا حصہ گور پرساد تک کسی گرنتھ یا کتاب کے آغاز میں خدا یا ایشور کے نام پر جیسا کہ بسم اللہ یا بفضل خدا کے طریق پر رکھا گیا ہے لیکن یہ درست معلوم نہیں ہوتا۔ کیونکہ پہلی پوڑھی اس جگہ سے شروع نہیں ہوتی۔ بلکہ پہلی پوڑھی کی ابتدا "سوچے سوچ" سے ہوتی ہے۔ اس صورت میں جپ سے لے کر نانک ہوسی بھی سچ کے شبد بالکل درمیان میں جداگانہ رہ جاتے ہیں۔ کلام الٰہی کے صحیح معنی وہ خود ہی جانتا ہے لیکن ترتیب سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ خدا کی تعریف مکمل "ہوسی بھی سچ" تک مول منتر کے طور پر رکھی گئی ہے اور اسی اسم اعظم کی فہمید میں اور بآخر اس الٰہی روپ میں مدغم یا لین ہو جانے کے طریقے و سادھن بتلائے گئے ہیں جس میں معرفت کے ابتدائی مراحل سے لیکر آخری سیڑھی تک رسائی کے طریقے درج کئے گئے ہیں اور ۳۸ پوڑھیاں بادی النظر میں اسی مول منتر کی توضیع و تفسیر ہیں۔

پوڑھی نمبر ا

سوچے سوچِ نہ ہو وئی جے سوچی لکھ وار
چُپے چُپ نہ ہو وئی جے لائے رہا لِوتار
بھُکھِیا بھُکھ نہ اُتری جے بنّا پُریا بھار
سہس سیانپا لکھ ہوہِ تا اِک نہ چلّے نال
کِو سچیارا ہوئیے کِو کوڑے تُٹّے پال
حُکم رجائی چلنا نانک لِکھیا نال

مشکل الفاظ کے معنی

سوچے — سوچ وچار کرنے سے۔ پاکیزگی

لِوتار — خیالات کو لگاتار یکسو رکھنا۔ خاموشی

پُریا — تمام ولایت۔ چودہ طبق۔ جملہ سرشٹی۔ تمام دنیا

سہس	ہزارہا	سیانپا	چالاکیاں۔ دانشمندی۔ طلسمات
کوِ	کس طرح	سچیارا	راست باز۔ سرخرو
کوُڑے	جھوٹ۔ کذب	پال	پردہ۔ دیوار۔ قطار

حُکم رجائی   حکم ورضا کے اندر چلنے سے۔ ایشور وخدا کے احکام و مرضی کے تابع

ترجمہ

اگر جسم کی پاکیزگی (بذریعہ غسل) لاکھ بار کی جاوے۔ تو بھی اصلی پاکیزگی انسان کو حاصل نہیں ہوسکتی۔ نیز خواہ خیالات کی لگاتار یکسوئی کتنی ہی کیوں نہ کی جاوے تو بھی سچی تسکین مشکل ہے۔ جب تک انسان قناعت پسند نہ ہووے۔ تب تک اس کی خواہشات کا خاتمہ نہیں ہو سکتا۔ خواہ اس کو چودہ طبق کی حکومت بھی کیوں نہ مل جاوے۔ ہزارہا قسم کی چالاکیوں و طلسمات میں سے ایک بھی طلسم یا ہوشیاری اس کے شامل حال نہیں ہوسکتی (اس مرحلہ پر آخری لائن میں سوال ہوتا ہے کہ اگر ایسا ہے تو کس طرح انسان اس بارگاہ الٰہی میں سرخرو ہو سکتا ہے یا راست باز کہلا سکتا ہے اور اس کا جواب آخری لائن کے دوسرے حصہ میں دیا گیا ہے) پھر کس طرح جھوٹ کا پردہ ٹوٹ سکتا ہے اور انسان راست باز یا سرخرو ہو سکتا ہے۔ اس کا جواب ہے کہ جو کچھ انسان کی پیشانی پر روز اوّل سے لکھا گیا ہے یا پیدائش کے وقت لکھا گیا ہے۔ اس کے مطابق اور خداوند تعالیٰ کی رضاء و مرضی و حکم کے بموجب چلنے سے اور عمل کرنے سے جھوٹ کا پردہ توڑا جا سکتا ہے۔

تشریح

اس پوڑھی میں گورو مہاراج نے بتلایا ہے۔ کہ سوچ۔ چپ بھکھ۔ سیانپ یعنی صفائی یا وچار۔ خاموشی۔ بھوکا رہنا یا عقل کی بناء پر ہوشیاری یا چترائی سب بے سود و جھوٹ ہے اس پوڑھی کے سادہ الفاظ ہیں۔ لیکن اگر زیادہ گہرائی سے مطالعہ کیا جاوے اور جیسا کہ خیال ہے کہ سدھوں کے ساتھ گورو مہاراج کے سوال و جواب میں یہ کلام یا بانی اُچارن ہوئی۔ تو ان سادہ الفاظ کا اشارہ و تعلق اس وقت سدھوں اور جوگی فرقہ کے ان طریقوں کی تکذیب پر عائد ہو جاتا ہے۔ جو کہ ہندو بھائیوں کے دھرم کے بموجب روحانیت و معرفت کا درجہ سمجھا جاتا تھا۔

لیکن دراصل ایسے طریق سے ایشور پراپتی یا بارگاہ الٰہی میں باریابی نہیں ہوسکتی۔ مثال کے طور پر اہل ہنود میں ایک چندرائن برت رکھا جاتا ہے۔ جس کے ذریعہ گھٹا بڑھا کر چاند کے روشن ایام و تاریک راتوں کے حساب سے روزہ یا برت رکھے جاتے تھے اور اس طرح اپنی خواہشات و بھوک پر قابو پایا جاتا ہے اور بھوکا رہ کر اپنی انسانی قوائے یا اندریوں کو ناکارہ کیا جاتا ہے۔ جس کو نر آہار کہتے ہیں۔ یعنی کوئی آہار یا خوراک نہ کھانا اور اس طرح بالکل خاموشی اختیار کر لینا یا صرف اپنی سوچ یا عقل پر خالی فلسفہ کے زور یا محض جسمانی صفائی پاکیزگی یا غسل کے ذریعہ یا خاص دریاؤں تیر تھوں پر اشنان وغیرہ کو ایشور پراپتی کا ذریعہ بنانا درست نہیں۔ اسی طرح جادو۔ طلسم۔ ٹونے وغیرہ جن کو سدھیاں کہا جاتا ہے اور اس کے لئے ہسپنیٹزم (Hypnotism) وغیرہ کی سائنس کو معرفت کا درجہ دینا سراسر باطل ہے۔ گورو صاحب نے ان طریقوں کو حصول نجات کا ذریعہ ماننے سے انکار کیا ہے اور قرار دیا ہے کہ انسانی عقل کی ہوشیاری و چترائی جو کہ سائنس کی کھوج پر یا ایسے دیگر علوم کی بناء پر مبنی ہووے۔ وہ نجات نہیں دلا سکتی۔ سائنس بیرونی نظر آنے والی اشیائے کی جانچ پڑتال کا ذہنی و عقلی تجسّس وڈھونڈھ ہے اور اس طرح فلسفہ کا تعلق بھی کسی چیز کی ماہیت سے بالاتر ہو کر انسان کے اندر کی کیفیت یا انسانی تخیل (Conception) جو کہ انسانی خیال پر ذہن رسا و عقل کے ذریعہ آسکتی ہے کہ کھوج ہے۔ لیکن نجات ان ذہنی تجسّس (Intellectual Pursuits) وطریقہ کار سے نہیں مل سکتی اور سوال ہونے پر کہ پھر اگر ایشور پراپتی ان طریقوں سے نہیں ہوسکتی اور یہ طریقے سب بیسود و جھوٹ ہیں۔ تو جھوٹ کا پردہ کس طرح ٹوٹ سکتا ہے اس کا جواب صاف دیا گیا۔ کہ شبھ مارگ یا صحیح راستہ یہی ہے۔ کہ خداوند تعالیٰ کے حکم و رضائے ایزدی و تسلیم کو اپنا طریقہ کار بناویں۔ اور جو ابتدا یا پیدائش سے ساتھ نوشت ہے۔ اس پر عمل پیرا ہوویں۔ باقی سب سدھیوں ردھیوں کے طریقے جن کی بنیاد خود انسان کے عقل رسا علم و فنون مبنی ہے۔ باطل ہیں۔ یعنی غلط اور بُرے راستے ہیں۔

پوڑھی نمبر ۲

حُکمی ہوون آکار حُکم نہ کہیا جائی
حُکمی ہوون جئی حُکم مِلے وڈیائی
حُکمی اُتم نیچ حُکم لِکھ دُکھ سُکھ پائی اِہ
اِکنا حُکمی بخشِیس اِک حُکمی سدا بھوائی اِہ
حُکمے اندر سبھ کو باہر حُکم نہ کوئے
نانکَ حُکمے جے بُجھّے تا ہومۓ کہے نہ کوئے

مشکل الفاظ کے معنی

حُکمی	خدا کا حکم ساتھ ہے	آکار	اجسام۔اشکال
جئی	روح	وڈیائی	بزرگی۔عزّت
اُتم	اعلیٰ خاندان۔اچھا	نیچ	رذیل

بخشِیس نجات ابدی

بھوائی اِہ بار بار پیدا ہوتے ہیں اور بار بار مرتے ہیں یا بھیک مانگتے پھرتے ہیں تناسخ کے مسئلہ کے مطابق

سبھ کو تمام حیوانات۔جمادات اور نبادات سبھ کے معنی تمام

جے اگر

بُجھّے اچھی طرح سمجھ لے۔جان لے۔مان لے

ہومۓ غرور۔تکبر۔اہنکار

ترجمہ

خدا کے حکم کے مطابق تمام قسم کی اشکال و اجسام بنتے ہیں اور انسان اس حکم کے بیان کرنے سے قاصر ہے اور عاجز ہے۔ ایشور یا خدا کے حکم کے مطابق ہی انسان کو بزرگی و عزت ملتی ہے۔ ایشور کے حکم کے مطابق انسان اعلیٰ خاندان میں پیدا ہوتا ہے اور اس حکم کے مطابق رذیل قوم کے اندر پیدا ہوتا ہے۔ ایشور کے حکم کے مطابق ہی انسان پیشانی پر لکھے ہوئے سُکھ و آرام حاصل کرتا ہے یا آفات و تکالیف دیکھتا ہے۔ کئی ایک انسان تو نجات ابدی حاصل کرتے ہیں یا صاحب اقبال بن جاتے ہیں۔ اور کئی انسان تناسخ کے چکر میں پڑ کر بار بار پیدا ہوتے ہیں اور بار بار مرتے ہیں یا ہمیشہ بھیک مانگتے پھرتے ہیں۔ ایشور کے حکم کے اندر جمادات۔ نباتات و حیوانات ہیں اور اس کے حکم کے اندر ہی سب کچھ ہے۔ اس کے حکم کے باہر کوئی شے نہیں۔ اگر انسان خدا کے حکم کو سمجھ لے یا اچھی طرح مان لے۔ تو پھر کبھی غرور و تکبر نہیں کر سکتا۔

تشریح

اس پوڑھی میں اس حکم کی جو پہلی پوڑھی میں بتلایا گیا تھا اس کی وضاحت کی گئی ہے۔ کہ حکم کیا ہے اور اس سے کیا کیا عمل میں آتا ہے۔ دراصل اس پوڑھی میں "حکم نہ کہیا جائی" ابتدا کیا گیا ہے۔ کہ خداوند تعالیٰ کا حکم بیان نہیں ہو سکتا۔ تاہم اس کی وضاحت مختصراً اس طرح ہے۔ یعنی اس حکم کے اندر سب اجسام بنتے ہیں وغیرہ وغیرہ دراصل گورو مہاراج اُپدیش دیتے ہیں۔ کہ تمام دنیا کا نظام اس قادر مطلق کے حکم سے چلتا ہے۔ اور جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ وہ اپنی طاقت سے کام کرتے ہیں۔ یا کر سکتے ہیں۔ وہ درست نہیں ہے۔ اور ان کو یہ غرور نہ کرنا چاہئے۔ کیونکہ ان کی اپنی طاقت یا زور یا عقل سے کچھ بھی نہیں ہوتا۔

پوڑھی نمبر ۳

گاوَے کو تان ہووَے کسِے تان
گاوَے کو دات جانے نیسان
گاوَے کو گُن وڈیائیا چار
گاوَے کو وِدّیا وِکھم وِیچار
گاوَے کو ساج کرے تن کھیہہ
گاوَے کو جئ لے پھر دیہہ

گاوَے کو جاپۓ دِسۓ دُور گاوَے کو ویکھے ہادرا حدُور
کتھنا کتھی نہ آوَے توٹ کِتھ کِتھ کتھی کوٹی کوٹ کوٹِ
دیدا دے لیدے تھک پاہِ جُگا جُگنتر کھاہی کھاہِ
حُکمی حُکم چلاۓ راہَ نانک وِگسۓ وے پرواہُ

مشکل الفاظ کے معنی

تان طاقت داتِ بخشیش

نِیسان ظاہرا گُن اوصاف

چار فعل۔ کرتب

وِدّیا علم

وِکھم مشکل۔ کٹھن وِچار غور۔ فکر

ساج بناتا ہے

کرے تن کھیہ جس کو مٹی میں ملاتا ہے

جئ لۓ مار ڈالتا ہے

پھر دیہہ دوبارہ جسم دیتا ہے، یا زندہ کرتا ہے

جاپے دِسے دیکھنے سے جاننے سے ہادرا حدُور حاضر وناظر

کتھی بیان کیا گیا توٹ خاتمہ

کِتھ زمانہ حال میں بیان کیا گیا کِتھ زمانہ مستقبل میں بیان کریں گے

کتھی	زمانہ ماضی میں بیان کیا گیا	کوٹی	کروڑوں
جُگا جگنتر	چاروں جگوں کے اندر چار زمانے		
کھاہی	اشیاء خوردنی	حُکم چلاہے راہ	اپنے حکم سے راہ راست پر لاتا ہے
وِگسیئے	خوش ہوتا ہے	وے پرواہٗ	بے پرواہ۔ لاابالی

ترجمہ

اس خدا کی طاقت بیان کرنے کی طاقت کسی میں نہیں ہے۔ اس کی ظاہرا بخشش کو جان کر بھی کوئی نہیں پیدا کر سکتا۔ اس کے اوصاف بزرگی اور فعل کو کوئی انسان بیان نہیں کر سکتا۔ خدا کے نہایت مشکل علم و غور و فکر کو کوئی انسان بیان نہیں کر سکتا۔ جو خدا انسانی جسم کو پہلے بناتا ہے پھر مٹی میں ملا دیتا ہے اس بزرگی کو کون جان سکتا ہے۔ جو خدا جیووں یعنی زندہ انسان کے جسم سے روح نکال لیتا ہے اور پھر دوبارہ دے دیتا ہے۔ اس کی طاقت کو کوئی بیان نہیں کر سکتا۔ اگر کوئی شخص حاضر ناظر خدا کا ظاہراً طور دیدار بھی کرے۔ تو بھی اس کی طاقت کا صحیح اندازہ نہیں لگا سکتا (اس مرحلہ پر سوال ہوا کہ اس طاقت کل کے حالات کیسے ہیں) تو گورو صاحب نے جواب دیا اس خدا کے حالات اس قدر ہیں کہ بیان نہیں کئے جا سکتے اور ان کا خاتمہ کہیں نہیں ہوتا۔ کروڑہا انسانوں نے زمانہ ماضی میں خدا کا بیان کیا ہے۔ کروڑہا زمانہ حال میں بیان کر رہے ہیں اور کروڑہا زمانہ مستقبل میں بیان کریں گے۔

رزاق تو بھِمتیہ دیتا ہی رہتا ہے۔ لیکن لینے والے لے کر تھک جاتے ہیں۔ اور ہر ایک زمانے کے اندر خدا کی بخشی ہوئی اشیائے خوردنی کو لوگ کھاتے ہیں اور خداوند تعالیٰ سب لوگوں کو اپنے حکم کے مطابق سیدھے راستے پر ڈالتا ہے۔ گورو نانک دیو صاحب سخن سنج ہیں۔ کہ لوگوں کو سچے راستے پر چلتے دیکھ کر وہ لا اُبالی خداوند خوش ہوتا ہے یا دوسرے الفاظ میں اپنے حکم کو پورا کر رہا ہے۔ لیکن خود لاپرواہ نرلیپ یا لا اُبالی ہو کر اپنے آپ میں مگن یا مست ہے۔

تشریح

اس پوڑھی میں خداوند تعالیٰ کے قادرِ مطلق۔ واہگورو۔ سرب شکتیمان کی طاقت یا شکتی کو بیان کرنے یا گائن کرنے کے واسطے دوار تھ یا معنی کئے گئے ہیں۔ ایک کوئی گا نہیں سکتا یا بیان نہیں کر سکتا۔ دوسرے کوئی کوئی بیان کر سکتا ہے اور پوڑھی اس طرح شروع ہوتی ہے۔ کہ

کس کو طاقت ہے کہ اس خداذوالجلال کی طاقت کو بیان کر سکے۔ مطلب یہ کہ کوئی بیان نہیں کر سکتا۔ پہلی آٹھ سطور میں یہی کہا گیا ہے۔ اور پھر جواب کے طور پر کہا گیا ہے کہ کہاں تک بیان کیا جاوے۔ اصل بات یہ ہے کہ اس کی کوئی حد نہیں۔ کروڑہا آدمی بیان کر چکے ہیں۔ کر رہے ہیں اور کریں گے کسی میں طاقت نہیں کہ اس کی بخشیش کو گا سکے یا اندازہ لگائے کیونکہ وہ دیتا رہتا ہے۔ لینے والے تھک جاتے ہیں اور وہ ہر زمانہ میں دیتا رہا ہے اور دیتا رہے گا آخر اپنی مرضی و حکم کے بموجب وہ درست راستہ پر چلاتا ہے۔

پوڑھی نمبر ۴

ساچا صاحِب ساچ نائے بھاکھیا بھاوَ اَپار
آکھہ منگہہ دیھِ دیھِ داتِ کرے داتار
پھیر کہِ اگے رکھیئے جِت دِسے دربار
موہو کہِ بولن بولیئے جِت سُن دھرے پیار
اَمرت ویلا سچ ناوَ وڈیائی وِیچار
کرمی آیوے کپڑا ندری موکھ دُوآر
نانکَ ایوئے جانیئے سبھ آپے سچیار

مشکل الفاظ کے معنی

ساچا — چونکہ ابتدا سے سچ وصاف ہے۔ غیر مستعمل سچ سروپ
نائے — نام — بھاکھیا — بیان کرتا ہے
بھاوَ — محبت — اَپار — بے حد
پھیر کہِ اگے رکھیئے — پھر کیا آگے بھینٹ رکھی جاوے یا کیا طریقہ اختیار کیا جاوے۔
دِسے — دیدار — دربار — خداذوالجلال
بولن — کلام۔ بول۔ بانی — امرت ویلا — علی الصباح۔ پراتہ کال

کرمی	نیک اعمال	کپڑا	انسانی جسم نیز خدا کی محبت
ندری	خدا کی نگاہ عاطفت	موکھ	حیات ابدی۔ نجات
ڈوار	دروازہ		

سبھ آپے سچیار برحق خدا ہر جگہ موجود ہے۔ یعنی محیط کل ہے

ترجمہ

خداوند غیر مستعمل و سچائی ہے۔ اس کا نام راست ہے۔ لیکن وہ لوگ اس کا بیان کر سکتے ہیں۔ جن کو اس کے ساتھ بیحد الفت ہے۔ اس رزّاق سے سب دنیا رزق مانگتی ہے۔ اور وہ بخشش کرنے والا سب کو رزق بخشتا ہے اس مرحلہ پر پھر سوال ہوتا ہے۔ کہ پھر کیا طریقہ اختیار کیا جائے۔ جس سے خدائے ذوالجلال کا دیدار ہووے اور منہ سے کس قسم کی کلام کی جاوے جس کو سن کر وہ ہمارے ساتھ محبت کرے یا توجہ کرے۔ (خود ہی سوال کے ساتھ گورو صاحب جواب دیتے ہیں) کہ نور کے تڑکے اٹھ کو اس خدا کے سچے نام اور بزرگی کا ورد کرے یا جاپ کرے کیونکہ یہ انسانی جسم نیک اعمال کے ذریعہ ملتا ہے اور خدا کی نگاہ عاطفت سے حیات ابدی یا نجات حاصل کرنے کا یہی دروازہ ہے۔ گورو نانک صاحب فرماتے ہیں کہ تم یہ سمجھو کہ سچا خدا ہر وقت اور ہر جگہ موجود ہے اور وہ محیط کل ہے۔

تشریح

اس پوڑھی میں بتلایا گیا ہے کہ اس ست سروپ سچائی سروپ غیر مستعمل خدا جو کہ بڑا رازق ہے کے دیدار کے لئے کیا طریقہ اختیار کیا جاوے اور منہ سے کیا کلام نکالی جاوے یا دوسرے الفاظ میں کس منتر کا جاپ کیا جاوے کہ وہ مہر کی نظر کرے اور پھر اس کا جواب دیا گیا ہے کہ اس کے دیدار کا طریقہ یہ ہے کہ پراتہ کال نور کے تڑکے اٹھ کر اس کی بزرگی اور اس کے سچے نام کا ورد کیا جاوے۔ کیونکہ یہ انسانی جامہ ہی ہے۔ جس میں اس خدا ذوالجلال کی عبادت ہو سکتی ہے اور عبادت سے نجات کا دروازہ کھلتا ہے۔ بادی النظر میں اور کسی جنم یا زندگی میں خدا کی عبادت نہیں ہو سکتی یہ انسانی زندگی ہی نجات کے معراج کے حصول کا ذریعہ ہے۔ کیونکہ اس میں عبادت ایزدی بجالائی جا سکتی ہے اور بغیر اس کے مکتی یا نجات یا مخلصی کامل حاصل نہیں ہو سکتی اور اس کا طریقہ اس خدا کی دعامیں اور عبادت میں مضمر ہے۔

عام طریقہ جب یہ کلام ظہور میں آیا۔ نجات کے حصول کے لئے مورتی پوجایا بت پرستی تھااور لوگ مورتی یابت کے آسرے پر سچے ایشوریاایک واحد خدا کا نام بھول گئے تھے اور عام طور پر ٹھاکروں یعنی دیوی دیوتاؤں کے بت کے گلے میں ڈال کر دوارکا۔ متھرا کانشی وغیرہ تیرتھوں پر جایا کرتے تھے اور اس کو نجات یا مکتی کاذریعہ خیال کرتے تھے۔ ایسے لوگوں کو اس پوڑھی میں تعلیم و تلقین دی گئی ہے کہ سادھ سنگت یعنی اپنی اصل جماعت میں نور کے ترکے۔ علے الصباح جاکر اس خداذوالجلال کی بزرگی کا جاپ یاورد کیا جاوے اور اس طرح یہ انسانی جامہ یا منش جنم (کپڑا) جو کہ نیک اعمال سے ملتاہے۔ اس کو عبارت کاذریعہ بنا کر نجات حاصل کی جاوے۔ اور اس کواس طرح جاننا چاہئے۔ کہ خداخود ہر جگہ موجود ہے اور کسی خاص جگہ پر محدود نہیں ہے اور جہاں بھی اس کا نام لیا جاوے وہ وہاں موجود ہے یعنی محیط کل (سرب ویاپک) ہے۔

پوڑھی نمبر ۵

تھاپیا نہ جائے کیتا نہ ہوئے　　آپے آپ نرنجن سوئے
جن سیویا تن پائیا مان　　نانکَ گاوِیئے گُنی نِدھان
گاوَییئے سُنیئے من رکھیے بھاوَ　　دُکھ پر ہر سُکھ گھرلے جائے
گُورمُکھ نادنگ گورمُکھ ویدنگ　　گُور مُکھ رہیا سمائی
گُور اِیسَر گُرگورکھ برما　　گُور پاربتی مائی
جے ہُو جانا آکھا ناہی　　کہنا کتھن نہ جائی
گُورا اِک دیہہ بُجھائی　　سبھناجیا کا اِک داتا
سومئے وِسر نہ جائی

مشکل الفاظ کے معنی

تھا پیانہ نہ جائے جو کسی کا مقرر کیا ہوا نہ ہو۔ جس کو کوئی دوسرا استھاپن نہیں کرتا۔

کیتا نہ ہوئے جو کسی کا پیدا کیا ہوا نہ ہو

آپے آپ	خود بخود ہونے والا۔ اس کیلئے بھاشا کا لفظ سوم بھوئے۔ ذات خود
نِرنجن	مبرا از علت فاصلی۔ انجن نام۔ مایا کا۔ نِر نفی ہے۔ جو کہ مایا سے رہت ہو۔ نیز جو کہ مرنے میں نہ آئے۔ نر نجن کے لئے لفظ انباشی بھی ہے۔ جو کہ ناش نہ ہو سکے۔ یعنی جس کا خاتمہ یا انتقال نہ ہو سکے۔ جو کہ مبرا از فناہ یا ناش ہے۔
سیویا	یہ لفظ سیویا یعنی سچے دل سے (دی) سے مل کی بنا ہے۔ سچے دل سے عبادت کرنا۔
مان	عزت۔ شان۔ عظمت۔ رتبہ
گُنی نِدھان	ندھان کے معنی ہیں خزانہ۔ گُن صفت کو کہتے ہیں۔ اوصاف حمیدہ کا خزانہ
بھاؤ	الفت۔ پیار
دُکھ	تکلیف۔ دکھ تین قسم کے ہیں۔ آدھی معمولی تکلیف، ویادھی بیماری کا ہو جانا، اُپادھی فساد ہو جانا
پرہر	دور ہو جاتے ہیں۔ ہرن ہو جاتے ہیں۔ بھاگ جاتے ہیں
گھر	دل۔ پروا آدھی، گوُرمکھ خدا کا نام ہے ایشور
نادنگ	ندا۔ شبد۔ آواز۔ یوگی لوگ شبد کے ذریعہ اپنی ریاضت کرتے ہیں جس کو پرانایام کہتے ہیں۔ ناد کہتے ہیں۔ وہ آواز جو دماغ کے اندر سے پیدا ہوتی ہے۔ جس کو دسم یا دسواں دروازہ کہتے ہیں۔ اس نادیا شبد الٰہی کی طرف اشارہ ہے۔ پرانایام کے ذریعہ یوگی یا ریاضت کش لوگ اپنے پران دماغ میں لے جاتے ہیں اور جسم حرکت نہیں کرتا۔

ویدنگ وید کے معنی گیان۔ علم الٰہی ہے۔ وید چار ہیں۔ رگ وید۔ یاجور وید۔ شام وید۔ اتھر وید جو کہ کلام الٰہی مانے گئے ہیں اور وید کا عام معنی گیان یا علم ہے۔ یوگی پرانایام کے ذریعہ یا ناد کے ذریعہ نجات چاہتے ہیں دیگر کئی مذاہب و مت والے گیان یا علم الٰہی کے حصل کے ذریعہ موکش یا نجات حاصل کرتے ہیں۔ جو علم ویدوں میں ہے ایک مت نادی ہے اور ایک ویدی یعنی اہل کتاب جو کہ قرآن۔ انجیل وید میں یقین رکھتے ہیں۔ ایک وہ ہے۔ جو کہ شبد یا ناد میں یقین رکھتے ہیں مثلاً جوگی و رادھاسوامی وغیرہ اب بھی ہیں۔

رہیا سمائی محیط کُل جو کہ سُو سمایا ہوا یا پھیلا ہوا ہے

اِیسَر خدا کی وہ طاقت جو دنیا کو فنا کرتی ہے اہل ہنود نے اس شکتی کو شوجی مہادیو مانا ہے۔ خدا کی شکتی۔

گورکھ جو رکھشا کرے۔ پرورش کرے۔ خدا کی پرورش کرنے والی طاقت۔ ہندو اتہاس یا کتب میں اس طاقت کو ویشنو کہا گیا ہے۔

برما خدا کی پیدا کرنے والی طاقت۔ جس کو برہما کہا گیا ہے

پاربتی شوجی مہاراج کی اہلیہ۔ زوجہ۔ ہمالیہ پہاڑ مقام پہاڑوں یا پربتوں کا راجہ ہے۔ پاربتی ہمالیہ کی لڑکی تھی۔ اس لئے اس کو پاربتی کہا گیا ہے۔ پراچین یا پُرانے اتہاس میں اس کو شوجی مہاراج کی زوجہ مانا گیا ہے۔

مائی ویشنو۔ زوجہ یعنی لکشمی جو کہ رزق۔ دھن۔ دولت دیتی ہے اور رکھشا یا پرورش کرتی ہے۔

آئی برہما کی زوجہ۔ خدا کی وہ طاقت جو کہ پیدا کرتی ہے۔ اس کو سرسوتی کہا گیا ہے۔

بے ہو جانا   جو میں نے جانا ہے یا سمجھا ہے

آکھاناہی   میں اس کو بیان نہیں کر سکتا۔

کتھن   بیان جو بولا جائے

کہنا کتھن نہ جائی   نہ کہا جا سکتا ہے نہ بیان کیا جا سکتا ہے

گورا   پیر مرشد یا ایشور بھی کہا جا سکتا ہے

جیا   مخلوقات۔ جیو یعنی مخلوق

ترجمہ

خدا کو نہ کسی نے مقرر کیا ہے اور نہ کسی نے اس کو پیدا کیا ہے۔ وہ خود بخود ہوا ہے۔ وہ بہرا از علت فاعلی ہے۔ بننے اور مرنے میں نہیں آتا جس نے اس سچے خدا کی عبادت کی ہے۔ اس نے ہی رتبہ عبادت پائی۔ لہٰذا ہم کو بھی چاہئے کہ ہم بھی اس خزانہ اوصاف حمیدہ کی بندگی کریں۔ ہم کو خود اس کی توصیف بیان کرنی چاہئے اور دوسرے لوگوں سے خدا کی تعریف سننی چاہئے اور دل کے اندر اس کی محبت رکھنی چاہئے۔ اگر ہم ایسا کریں گے۔ تو تمام قسم کے مصائب دُکھ دُور ہو جاویں گے اور دل کے اندر خوشی پیدا ہو جاوے گی۔ خدا ہی ندا میں ہے۔ خدا ہی وید میں ہے اور خدا ہی دنیا کے اندر محیط کل ہو رہا ہے۔ خدا ہی مہادیو (شوجی) ہے۔ خدا ہی ویشنو ہے۔ خدا ہی برہما ہے۔ خدا ہی شو کی شکتی پاربتی ہے۔ خدا ہی ویشنو کی طاقت لکشمی ہے۔ خدا ہی برہما کی طاقت سرسوتی ہے۔ جو کچھ میں نے سمجھا ہے یا جانا ہے۔ وہ میں بیان نہیں کر سکتا۔ کیونکہ نہ تو وہ کہا جا سکتا ہے اور نہ ہی بیان کیا جا سکتا ہے۔ میرے گورو یا خدا نے مجھے ایک ایسی صورت کا دیدار کرا دیا ہے جو تمام مخلوخات کا روزی دہندہ ہے اور میں اس کو کبھی بھی فراموش نہیں کر سکتا۔

تشریح

اس پوڑھی میں یہ بتلایا گیا ہے۔ کہ خدا کو کسی نے نہیں بنایا اور نہ مقرر کیا ہے۔ اس کی لاانتہا طاقت ہے۔ ہر ایک چیز کے اندر خدا کا ہی پر تو ہے اور سوائے ذات باری کے کوئی اور طاقت اس دُنیا میں اس نظام کو قائم رکھنے والی نہیں ہے۔ جو طاقتیں یا شکتیاں مختلف نام سے

موسوم کی گئی ہیں۔ وہ سب طاقتیں خداوند تعالیٰ کی ہی ہیں۔

پوڑھی نمبر ٦

تیرتھِ ناوا جے تِس بھاوا　　وِن بھانے کہ نائے کری
جیتی سرِٹھ اُپائی ویکھا　　وِن کرما کہ مِلے لئی
مت وِچ رتن جواہر مانِک　　جے اِک گور کی سِکھ سُنی
گورا اِک دیہہ بُجھائی　　سبھنا جیا کا اِک داتا
سو مَیں وِسر نہ جائی

مشکل الفاظ کے معانی

تیرتھِ وہ مقدس ومبترک مقامات جہاں جاکر ہندو غسل کرتے ہیں اور اپنے محبوب کا دیدار کرتے ہیں۔ ہندوؤں کا عقیدہ ہے۔ کہ تیرتھوں پر جانے سے انسان کے گناہ دور ہو جاتے ہیں۔ بڑے بڑے تیرتھ ہردوار۔ متھرا۔ جگن ناتھ۔ دوارکا۔ امرناتھ بنارس وغیرہ ہیں۔

تِس اُس خدا کو　　**بھاوا** پسند آجاؤں منظور خاطر ہو جاؤں

وِن بنا۔ بدوں سوائے　　**بھانے** پسند ہونا۔ مقبول ہونا

سرِٹھ مخلوقات۔ خلقت۔ تمام دنیا کی خلقت

اُپائی پیدا کی　　**مت** مقل۔ فہل

رتن ہیرا۔ ترک دنیا میرا مفہوم ہے یعنی ویراگ

جواہر جواہرات یاقوت۔ علم الٰہی سے مفہوم ہے۔ چمکنے والے پتھر کو جواہر کہتے ہیں۔ یعنی گیان جو پرکاش یا روشنی کرے۔

مانِک پنا۔ لعل۔ نجات سے مفہوم ہے۔ مانِک بہترین چمکنے والا پتھر ہے۔ جس کی چمک سے دوسرے پتھر بھی چمکتے ہیں یعنی نجات کا درجہ

سِکھ	سکھشا۔ ہدایت۔ نصیحت		
دیہہ	صورت۔ نورانی شکل	بُجھائی	دیدار کردیا
داتا	رازق	وِسر	فراموش کرنا۔ بھلادینا

ترجمہ

اگر خدا کو میرا تیر تھوں پر غسل یا اشنان کرنا منظور ہو۔ تو میں تیر تھوں پر جاکر غسل کرنے کے لئے تیار ہوں۔ اگر اس کو تیر تھوں مقبول نہیں۔ تو میرا غسل لاحاصل ہے۔ جتنی خدا کی پیدا کی ہوئی مخلوقات نظر آتی ہے۔ ان کو بدوں اپنے افعال کے کچھ نہیں مل سکتا۔ اگر گورو یعنی جواندھیرا دور کرنے والا مرشد ہے۔ اس کی نصیحت پر عمل کیا جاوے تو انسان کی عقل کے اندر ہی ہیرے جواہرات اور یاقوت دستیاب ہو سکتے ہیں۔ میرے مرشد نے ایک ایسی صورت نورانی کا دیدار کرادیا ہے جس کو میں فراموش نہیں کر سکتا۔

تشریح

اس پوڑھی میں بتلایا گیا ہے۔ کہ صرف تیر تھوں پر جانے سے خداوند تعالیٰ کی زیارت یا ایشور پراپتی نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ بغیر مقبول خدا ہونے کے تیر تھوں کا غسل بے سود ہے۔ اور نیک اعمال سے ہی صرف دیدار ہو سکتا ہے یا نجات مل سکتی ہے۔ اور اگر اپنے مرشد کی نصیحت پر عمل کیا جاوے۔ تو انسان کے دل میں ویراگ یعنی ترک دینا۔ گیان یعنی علم الٰہی و موکش یعنی نجات ابدی بتدریج حاصل ہو سکتی ہے۔

پوڑھی نمبر ۷

جے جُگ چارے آرجا ہور دسُونی ہوئے

نوا کھنڈا وِچ جانیئے نال چلے سبھ کوئے

چنگا ناؤ رکھائے کے جس کیرت جگ لے

جے تِس ندر نہ آوئی تا وات نہ پُچھے کے

کیڑا اندر کیٹ کر دوسی دوس دھرے
نانکؔ نِرگُن گُن کرے گُن وِنتیا گُن دے
تیہا کوئے نہ سجُھئی ج تِس گُن کوئے کرے

مشکل الفاظ کے معنی

جُگ — زمانہ۔ ہندو اتہاس یا مذہبی کتب میں چار جگ یا زمانے بتالائے گئے ہیں۔ جن کی میعاد لکھو کہا سال یقین کی گئی ہے۔ یہ چار جگ حسب ذیل ہیں، ست جگ۔ تیر تیا۔ دواپر۔ کل

آرجا — عمر — دسُونی — دس گنا

نوا کھنڈا — نو حصص دنیا کے نو حصص ہیں سنسکرت میں ایک حصہ کو کھنڈ پکارا جاتا ہے۔ پرانے اتہاس وڈکشنری میں ان کھنڈ کے مندرجہ ذیل نام دئے ہوئے ہیں۔ (۱) بھارت کھنڈ (۲) کم پورکھ (۳) ہری ورکھ (۴) بھدارس (۵) کیت مال (۶) الہ برت (۷) رمڑک یار منک (۸) پرنٹرے (۹) کورو کھنڈ

کیرت — شہرت۔ مشہوری۔ نیک نامی

تِس — خدا کی طرف اشارہ ہے

وات نہ پُچھے کئے — کوئی پُرساں حال نہیں ہوتا۔

کیٹا یا کیٹ — کیڑا۔ کرم — دوسی — گنہگار

دوس — الزام — دھرے — لگائے

نِرگُن — جس میں کوئی گن یعنی وصف نہ ہووے۔ جاہل مطلق

گُن — ہنر۔ وصف۔ اوصاف حمیدہ

گُن وِنتیا — ہنر رکھنے والا۔ ہنر مند۔ دانشمند

نہ سجُھئی — دکھائی نہیں دیتا۔ نظر نہیں آتا

جِ تِس گُن کوئے کرے جو اس مالک کے احسان کا بدلہ دیوے یا اس کی پوری پوری توصیف کرے۔

ترجمہ

اگر چار جگوں کے برابر یا اس سے دس گنا یعنی چالیس جگوں (زمانے) کے برابر بھی کسی آدمی کی عمر ہووے۔ تو اس کو نو کھنڈوں یعنی دنیا کے تمام حصص یا براعظم کے لوگ جانتے ہوں اور اس کے اردل میں تمام دنیا چلتی ہووے یا تمام دنیا اس کا حکم مانتی ہووے اور اس کا نام بھی اچھا ہووے اور دنیا میں اس کی شہرت و نیک نام بھی بہت ہووے۔ لیکن اگر اس خدا ذو الجلال کی نظر عنایت اس پر نہیں رہتی یا اس پر نظر مہر اٹھ جاوے۔ تو اس کا کوئی پرسانِ حال نہیں ہوتا۔ اس کو خدا اپنی اصلی پوزیشن سے گرا کر ایک رذیل اور ناچیز کیڑا بنا دیتا ہے۔ اس پر قصوروار اور خدا می بھی الزام لگانے لگ جاتے ہیں گورو نانک دیو جی مہاراج بیان کرتے ہیں۔ کہ وہ خداوند تعالیٰ یا پرماتما جاہل مطلقوں کو جن میں کوئی ہنر یا وصف نہیں۔ ہنر مند بنا دیتا ہے اور دانشمندوں کو مزید اوصاف حمیدہ عطا کر دیتا ہے۔ مگر مجھے دنیا کے اندر کوئی انسان ایسا دکھائی نہیں دیتا۔ جو اس کو پوری پوری توصیف کر سکے یا اس کے احسانوں کا بدلہ دیوے۔

تشریح

اس پوڑھی میں بتلایا گیا ہے۔ کہ دنیا کی تمام برائی۔ عمر۔ عزت۔ نیکنامی و حکومت خداوند تعالیٰ کی نظر عنایت پر منحصر ہے اگر اس کی نگاہ عاطفت ہووے تو جاہل مطلق کو ہنر مند بنا دیتا ہے اور جو ہنر مند ہے۔ اس کو مزید اوصاف سے متجلّی کر دیتا ہے اور اس کی نظر ہٹ جاوے تو تمام کچھ ہوتے ہوئے وہ مٹی میں مل سکتا ہے لیکن پھر بھی مجھے دنیا میں کوئی انسان نظر نہیں آتا۔ جو ایسے خدا ذوالجلال کی پوری توصیف کر سکے۔

پوڑھی نمبر ۸

سُنیئے سِدھ پیر سُر ناتھ سُنیئے دھرت دَھول آکاس

سُنیئے دِیپ لوء پاتال سُنیئے پوہِ نہ سکے کال

نانک بھگتا سدا وِگاس سُنیئے دُوکھ پاپ کا ناس

مشکل الفاظ کے معنی

سُنئیے سننا عام فہم لفظ ہے لیکن اس کے صحیح معنی شروَن کرنا ہے۔ شروَن سے مراد محض سننا نہیں ہوتا۔ بلکہ سن کر اس پر غور کرنا۔ دل میں جگہ دینا۔ اور اس کے مطابق عمل کرنا یا اپنی اصلاح کرنا۔ خدا کی تعریف سننا

سِدھ زاہد وہ لوگ جو تارک الدنیا ہو گئے ہیں اور جنہوں نے دنیاوی خواہشات کو لات مار کر گوشہ تنہائی اختیار کیا ہے۔ سدھ ہندو دھرم میں ایک ایسا فقرا و خدا پرست لوگوں کا ٹولہ ہے۔ جن کی تعداد ۸۴ کہی جاتی ہے۔ ان کا مرشد و سردار گورو گورکھ ناتھ ہے۔ عام طور پر زاہد کو سدھ کہتے ہیں۔

سُر دیوتا۔ ویسے دیوتا عام لفظ ہے۔ جو کہ نہایت پاک و فوق الفطرت ہستی ہووے۔ ہندو اتہاس میں دیوتاؤں کی بھی ایک کلاس مانی گئی ہے اور خیال ہے کہ ان کی تعداد تیتیس کروڑ ہے۔ یہ عرش بریں میں قیامت گزیں ہیں اور آب حیات یا امرت پیتے ہیں۔ چنانچہ وہ امر (جو مرنے میں نہیں آتے) ہیں۔ ان کے بادشاہ کا نام اندر ہے۔ جو کہ دیو پوری موسومہ امراوتی میں حکومت کرتے ہیں۔

ناتھ یوگ ابھیاس کرنے والوں کو ناتھ کہتے ہیں۔ جو کہ کئی طرح کی ریاضت سے اپنے جسم کو دنیاوی آلائشوں سے پاک کرتے ہیں ان کی گنتی ہندو دھرم کی کتب میں نو مانی گئی ہے ان کا علیحدہ فرقہ ہے جن کو جوگی بھی کہتے ہیں۔

دھرت زمین۔ اس پوڑھی میں دھرتی یا زمین کے مالک دیوتا سے بھی مراد ہو سکتی ہے۔

دَھول بیل۔ یا دھرم بیل کہئے۔ ویسے عام دَھول کے معنی ہیں۔ اشارہ اس بیل کی طرف ہے جس کا ذکر پرانوں میں آتا ہے۔ کہ زمین ایک دھرم بیل کے سینگوں پر کھڑی ہے۔ یہ پرانے ہندو اتہاس سے استعارہ کے طور پر اخذ کیا گیا ہے۔

آکاس آسمان یا وہ دیوتا جو آسمان کے نظام کا مالک مانا گیا ہے۔

دِیپ جزیرہ۔ دیپ کے معنی جزیرہ کے ہیں۔ ٹکڑہ زمین۔ پرانوں میں لکھا ہے۔ دنیا میں سات دیپ ہیں۔

لوءِ لوک۔ طبق۔ پرانوں میں آتا ہے کہ ساتھ لوک ہیں۔ قرآن شریف میں بھی غالباً سات طبق مانے گئے ہیں۔ عام فہم الفاظ میں ساتھ دلائت یا سات طبق کہا

جاسکتا ہے۔

پاتال	وہ حصہ زمین یالوک جو ہمارے پاؤں کے نیچے۔ مثلاً امریکہ۔ پرانوں میں پاتال بھی سات مانے گئے ہیں۔
پوہِ نہ سکے کال	پوہِ نہ سکے۔ چھو نہیں سکتا کال ملک الموت یعنی جن کو ملک الموت چھو نہیں سکتا۔ جو کہ موت سے بالاتر ہے
بھگتا	خدا کے پیارے۔ خدا کی پجاری یا عبادت کرنے والے

سَدا	ہمیشہ	**وِگاس**	خوش و خورم
دُوکھ	بدنامی تکلیف	**ناس**	دور ہو جاتے ہیں

ترجمہ

خدا کا نام سننے سے (یا شرون) کرنے سے سدھوں۔ پیروں۔ دیوتاؤں۔ اور ناتھوں نے اعلیٰ رتبے حاصل کئے خدا کا نام سننے سے زمین آسمان پر حکومت کرنے کا رتبہ حاصل ہوتا ہے۔ خدا کا نام سننے سے ساتوں جزیروں۔ ساتوں طبق پر زمین و سات طبق زیر زمین کی حکومت حاصل ہوتی ہے۔ اس خدا ذوالجلال کا نام سننے سے موت کا فرشتہ چھو نہیں سکتا۔ خداوند تعالیٰ کے عبادت کرنے والے ہمیشہ خوش و خورم رہتے ہیں اور خدا کا نام سننے سے تمام قسم کے الزامات و گناہ دور ہو جاتے ہیں۔

تشریح

اس پوڑھی میں خدا کی عبادت یا اس کا نام سننے سے مراد اس کی حمد و ثنا سننے یا گانے کا مہاتم یا ثمرہ بتلایا گیا ہے اور اسی طرح آٹھویں۔ نویں۔ دسویں۔ گیارہویں پوڑھی میں خداوند تعالیٰ کی حمد و ثنائے کے پھل کا ذکر ہے کہ اس طرح کیا کچھ حاصل ہوتا ہے یا ہوا ہے یا ہو سکتا ہے۔

پوڑھی نمبر ۹

سُنئیے اِیسر برما اِند سُنئیے مُکھِ صالاہن منڈۓ

سُنئیے جوگ جگت تن بھید سُنئیے ساست سمرت وید

نانکۓ بھگتا سدا وِگاس سُنئیے دُوکھ پاپ کا ناس

مشکل الفاظ کے معنی

اِیسر خداکانام عام مفہوم ہے لیکن دراصل ایسر یاایشور خداوند تعالوی کی اس شکتی یا طاقت کو ہندودھرم میں ماناگیاہے۔ جس کو شوجی کہتے ہیں۔

برما برہما۔وہ دیوتایا خداوند تعالیٰ کی وہ طاقت یا شکتی جو خلقت کو پیدا کرنے والی ہے۔

اِند اندر دیوتا۔ جو کہ اہل ہنود کے کتب کے مطابق دیوتاؤں یا فرشتوں کا بادشاہ ہے۔

مُکھِ منہ

صالاہن تعریف و توصیف کے قابل۔ سلاہنا یعنی تعریف کرنا۔

منڈۓ بُرا۔ لفظ مندا یعنی بُرا سے بنا ہے۔ قابل نفرت کام کرنے والا

جوگ جگت طریقہ ریاضت الٰہی

ساست شاستر۔ چھ شاستر پرانے اتہاس یا مذہبی کتب میں بتلائے گئے ہیں جن میں فلاسفی اور منطق کے ذریعہ خدا اوُروح و مادہ پر بحث کی گئی ہے۔(۱) کپل منی کا سانکھیہ شاستر (۲) گوتم کا نیائے شاستر (۳) پاتنجلی کا یوگ شاستر (۴) کناد کا وشیشک شاستر (۵) جمینی کا پورو میمانسا(۶) دیاس کا اتر میمانسا جسکو ویدانت کہتے ہیں۔

سمرت سمرتیاں۔ دراصل سمرتی ۲۷ میں تمام کے نام درج کرنے کی ضرورت نہیں عام مشہور سمرتی منو سمرتی ہے۔ اسی طرح دیول سمرتی۔ پراشر سمرتی وغیرہ سمرتی سے مراد قانون۔ قاعدہ و آئین ہے۔

وید وید چار ہیں۔ پہلے بتلایا گیا ہے رگ وید۔ جس میں خدا کی توصیف وحمد وثنا

درج ہے سیجر وید۔ جس میں یگوں کے طریقے وضابطہ درج ہے شام وید۔ جس
میں علم موسیقی و خدا کی تعریف گانے و راگ ہیں اتھر وید۔ جس میں حکمت و
انسانی بیماریوں کے علاج کا ذکر ہے۔

ترجمہ

خداوند تعالیٰ کا نام سننے یا شروَن کرنے سے شوجی۔ برہما اور اندر کا رتبہ حاصل ہو سکتا ہے۔ خدا کا نام سننے سے رذیل آدمی بھی کھیایا بڑا بن سکتا ہے۔ خدا کا نام سننے سے جسم کے خفیہ راز یا طریقہ یوگ جس کے ذریعہ انسانی اعضاء پر قابو پایا جا سکتا ہے۔ معلوم ہو جاتا ہے خداذو الجلال کا نام سننے سے شاستروں۔ سمرتیوں اور ویدوں کی اصلیت پتہ لگ جاتی ہے۔ خدا کی عبادت کرنے والے ہمیشہ خوش و خرم رہتے ہیں اور خدا کا نام سننے سے گناہ و تکلیف دُکھ وغیرہ دور ہو جاتے ہیں۔

پوڑھی نمبر ۱۰

سُنئیے ست سنتوکھ گیان سُنئیے اَٹھ سَٹھ کا اِسنان
سُنئیے پڑِ پڑِ پاوہِ مان سُنئیے لاگے سہج دھیان
نانکؑ بھگتا سدا وِگاس سُنئیے دُوکھ پاپ کا ناس

مشکل الفاظ کے معنی

سنتوکھ — قناعت گیان علم الٰہی

اَٹھ سَٹھ — ہندو کتب مذہبی کے مطابق ۶۸ تیر تھ ہیں۔ مثلاً ہردوار۔ متھرا۔ کانشی۔ امر ناتھ۔ جگن ناتھ وغیرہ۔

پڑِ پڑِ — جو اصلی معیار سے گر جاوے۔ بعض پڑھنا کے معنی لیتے ہیں۔ یہ غلط ہے۔ پڑ پڑ سے مراد گرنا یعنی رذیل حالت میں چلا جانا۔ پتت ہو جانا۔ گراوٹ میں آجانا۔ جیسے پڑنا یعنی گرنا

سہج — آسانی سے۔ بغیر تکلیف

ترجمہ

خدا کا نام سننے یا (شرون) سے صداقت اور علم الٰہی حاصل ہوتا ہے۔ اس کا نام سننے سے ۶۸ تیر تھوں کے غسل کا پھل آجاتا ہے۔ مراد تیر تھوں کا پھل دراصل ایشور یا خدا کا نام سننے میں ہے۔ خدا کا نام سننے سے گرے ہوئے انسان کی عزت بھی بن جاتی ہے۔ خدا کا نام سننے سے براہ راست بلا تکلیف انسان اس کی یاد ایزدی میں لگ جاتا ہے۔ گورو صاحب فرماتے ہیں۔ کہ خدا کی یاد کرنے والے ہمیشہ خوش و خورم رہتے ہیں اور ان کے تمام گناہ و تکالیف دور ہو جاتی ہیں۔

پوڑھی نمبر ۱۱

سُنئیے سرا گُنا کے گاہ سُنئیے سیخ پیر پاتِ ساہ
سُنئیے اندھے پاوہِ راہَ سُنئیے ہاتھ ہووے اسگاہَ
نانکَ بھگتا سدا وِگاس سُنئیے دُوکھ پاپ کا ناس

مشکل الفاظ کے معنی

سرا گُنا — گن کے معنی وصف یہاں نیکی سے مراد ہے۔ سر کے معنی ہیں سمندر۔ نیکیوں کے سمندر۔ سر چشمہ اوصاف۔

گاہ — سمجھا جاسکتا ہے یا گایا جاسکتا ہے سیخ مرشد۔ پیشوا۔ صوفی وغیرہ

پیر — ہادی۔ رہنما۔ روحانی لیڈر

اندھے — مراد ہے مُبرّا از راز علم الٰہی۔ جس کی آنکھیں روز الٰہی کو نہ دیکھ سکیں

ہاتھ ہووے — ہاتھ میں آجاتا ہے۔ قابو میں آجاتا ہے

اسگاہَ — بے پایاں سمندر۔ نیز گہرے مسائل روحانی سے بھی مراد ہو سکتی ہے۔ وہ جگہ یا گاہ جس کی کوئی تہ نہ مل سکے۔

ترجمہ

خدا کا نام سننے سے سر چشمہ روحانیت حاصل ہو سکتا ہے یا خزانہ علم الٰہی پایا جاتا ہے۔ خدا کا نام سننے سے انسان مرشد ہادی اور روحانی و دنیاوی لیڈر بن سکتا ہے۔ خدا کا نام سننے سے جاہل مطلق علم الٰہی کو حاصل کر لیتے ہیں۔ خدا کا نام سننے سے بے پایاں سمندر کو آسانی سے عبور کیا جا سکتا ہے یا دوسرے الفاظ میں اس دنیاوی سمندر کے گہرے مسائل یا روحانیت کے مسائل پر عبور پایا جا سکتا ہے خدا کی یاد و عبادت کرنے والے گورونانک فرماتے ہیں۔ ہمیشہ خوش و خرم رہتے ہیں اور ان کے دکھ و گناہ دور ہو جاتے ہیں۔

پوڑھی نمبر ۱۲

مَنّے کی گت کہی نہ جائے　　جے کو کہے پچھے پُچھتائے

کاگد قلم نہ لِکھن ھار　　مَنّے کا بہہ کرن وِیچار

ایسا نام نِرنجن ہوئے　　جے کو منّ جانے مَن کوئے

مشکل الفاظ کے معنی

مَنّے — یہ لفظ مَنن سے ہے۔ مننا یعنی تسلیم کرنا یا دل میں پختہ طور پر جگہ دینا۔ خدا کے نام کو بار بار دہرانا خدا کے اوصاف اس کی حمد و ثنا کو سننا۔ دوسروں کو سنانا اور اس کی بزرگی عظمت کو دل میں جگہ دینا و بٹھانا۔ بادی النظر میں خدا کے یاد میں نام کو دل میں جگہ دے کر اس پر عمل کرنا و مننا ہے۔ بلکہ خدا کی یاد میں مگن ہو جانا یا منہمک ہو جانا۔ اس کا تصور باندھے رکھنا اور اس کو دھارن کرنا دوسرے معنی مَنن کے یوگ بھی ہیں۔ یعنی یوگ ابھیاس۔

گت — رتبہ۔ درجہ۔ شان۔ عظمت　　**لِکھن ھار** — لکھی جا سکتی

نِرنجن — آلائش سے پاس۔ متبرک۔ مقدس مادہ سے بالاتر۔ موت سے بالاتر

ترجمہ

خداوند باری کی عظمت و شان بیان سے باہر ہے۔ جو کوئی اس کے بیان کی کوشش کرتا ہے آخر پچھتاتا ہے۔ یعنی کامیاب نہیں ہو سکتا۔ اس کی عظمت و شان کے بیان کے لئے نہ قلم میں طاقت ہے نہ کاغذ میں توفیق ہے۔ کہ اس پر لکھی جا سکے۔ بادی النظر میں اگر تمام نباتات کو قلم بنایا جاوے اور ساتوں سمندروں کو سیاہی بنایا جاوے اور تمام کرۂ زمین کو کاغذ تصور کیا جاوے تو بھی خدا کی قدرت تحریر میں نہیں آسکتی۔ وہ انسانی سوچ سمجھ سے بالاتر ہے۔ ایسے خدا نام مقدس ہے۔ وہ مادہ سے بالاتر ہے اور اس کو کوئی نہیں جان سکتا ہے۔

تشریح

مننے یا شرون کرنے کا مہاتم یا اس کی عظمت بیان کرنے کے بعد گورو صاحب نے ۱۲ تا ۱۵ پوڑھی میں مننے کا مہاتم بتلایا ہے اور ایشور خداوند تعالیٰ کو جتلایا ہے کہ یہ معرض تحریر و تقریر میں نہیں آسکتا یا جو خدا کے نام کو دل میں جاگزیں کرتے ہیں۔ ان کی گنتی یا شان بیان سے باہر ہے۔ تفسیریں مختلف ہیں۔ فکر ہر کس والی بات ہے۔ در اصل صحیح اصل مطلب و مراد تو گورو صاحب خود ہی جانتے ہیں۔ لیکن طریقہ و تسلسل کلام کے لحاظ سے یہ معنی درست معلوم ہوتے ہیں۔

پوڑھی نمبر ۱۳

مَنّے سُرت ہووے من بُدھِ   مَنّے سگل بھون کی سُدھِ

مَنّے موہِ چوٹا نہ کھائے   مَنّے جم کے ساتھ نہ جائے

ایسا نام نِرنجن ہوئے   جے کو منّ جانے مَن کوئے

مشکل الفاظ کے معنی

سُرت عقل۔ فراست   سگل تمام۔ جملہ

بھون چودہ طبق۔ سات بر زمین و سات زیر زمین

سُدھ ہوش   جم ملک الموت

ترجمہ

خدا کا نام یاد کرنے سے یا خدا کی یاد کو دل میں جاگزیں کرنے سے دل اور عقل میں بیداری ہو جاتی ہے۔ یا علم الٰہی حاصل ہوتا ہے اور ایسا کرنے سے چودہ طبق یا جملہ ارض و سماء کے واقعات کا علم ہو جاتا ہے۔ خدا کا نام یاد کرنے سے ملک الموت ایزا نہیں پہنچا سکتا۔ یا دوسرے الفاظ میں موت مرگ کی تکلیف سے وہ بالاتر ہو جاتا ہے۔ چنانچہ خدا کا ایسا نام مقدس ہے اور آلائشوں سے پاک ہے اور اس کو کوئی کوئی جان سکتا ہے۔

پوڑھی نمبر ۱۴

مَنّے مارگِ ٹھاکِ نہ پائے　　مَنّے پت سیو پرگٹ جائے

مَنّے مگ ٔ نہ چلے پنتھ　　مَنّے دھرم سیتی سنبندھ

ایسا نام نِرنجن ہوئے　　جے کو منّ جانے مَن کوئے

مشکل الفاظ کے معنی

مارگِ	راستہ۔ عاقبت کا راستہ	ٹھاکِ	روکاوٹ۔ روک
پت	ظاہرا۔ جو بلا خوف و خطر نظر آوے	مگ ٔ	چھوٹا راستہ۔ پگ ڈنڈی
پنتھ	شاہراہ۔ شاہی راستہ	سیتی	ساتھ
سنبندھ	رشتہ		

ترجمہ

خدا کا نام منن کرنے سے عبقبت کے راستہ میں انسان کو کوئی روکاوٹ نہیں ہوتی اور انسان بلا خوف خطر عزت کے ساتھ خداوند ذوالجلال کے دربار میں جاتا ہے۔ خدا کا نام منن کرنے سے پگ ڈنڈی کو چھوڑ کر انسان شاہراہ پر چڑھ کر سفر آخرت کرتا ہے خدا کا نام یاد کرنے سے یا دل میں جگہ دینے سے انسان کا دھرم یا مذہب کے ساتھ رشتہ یا تعلق ہو جاتا ہے۔ خدا کا نام مقدس ہے اور اس کو کوئی کوئی جان سکتا ہے۔

پوڑھی نمبر ۱۵

منّے پاوہِ موکھ دُوآر منّے پروارےَ سادھار
منّے ترےَ تارے گُور سِکھ منّے نانکؔ بھویہہ نہ بھِکھ
ایسا نام نِرنجن ہوئے جے کومنّ جانے مَن کوئے

مشکل الفاظ کے معنی

پاوہِ حاصل کرتے ہیں۔پاتے ہیں

موکھ دُوآر نجات کادروازہ۔گیان۔علم الٰہی

پروارےَ کنبہ۔قبیلہ

سادھار نجات حاصل کرتا ہے۔منزل اعلیٰ پر جس کو سدگتی بھی کہتے ہیں۔
پہنچ جاتا ہے

ترے تیر جاتا ہے سِکھ پیروکار

بھویہہ نہیں گھومتا۔نہیں پھرتا

بھِکھ تناسخ آواگون کاچکر۔چوراسی لاکھ جون جس کو ہندودھرم کے مطابق مانا
گیاہے۔کہ آتماروح۔مکررافعال کے مطابق جنم میں آتی ہے مشہور
مسئلہ ہے۔

ترجمہ

خداکانام منن کرنے والاانسان یاخداکویاد کرنے والانجات کادروازہ حاصل کرلیتا ہے
اور خداکانام دل میں بٹھانے والاانسان اپنے کنبہ سمیت اعلیٰ معراج کوحاصل کرسکتا ہے۔گورو

نانک فرماتے ہیں۔ کہ خدا کا نام لینے والے خود بھی اس دنیا سے تر جاتے ہیں۔ اور اپنے پیرو کاروں کو بھی اس سنسار سمندر سے پار لے جاتے ہیں خدا کے منن کرنے والے کو تناسخ کے چکر میں گھومنا نہیں پڑتا۔ یعنی وہ نجات حاصل کر لیتا ہے چنانچہ اس کا ایسا نام مقدس ہے۔ اور یاد کے قابل ہے۔ اور اس کو کوئی کوئی جانتا ہے یا اس کو وہی جان سکتا ہے۔ جو اس کا منن کرتا ہے۔

پوڑھی نمبر ۱۶

پنچ پروان پنچ پردھان   پنچے پاوہِ درگہہِ مان

پنچے سوہِ درِ راجان   پنچا کا گور ایک دھیان

جے کو کہے کرے وِیچار   کرتے کے کرنے ناہی سُمار

دھول دھرم دئیا کا پُوت   سنتوکھ تھاپ رکھیا جِن سُوت

جے کو بجھے ہووے سچیار   دھوے اُپّر کیتا بھار

دھرتی ہور پرے ہور ہور   تِس تے بھارتلے کون جور

جِیئہ جاتِ رنگا کے ناوٗ   سبھنا لِکھیا وُڑی کلام

ایہہ لیکھا لِکھِ جانے کوئے   لیکھا لِکھیا کیتا ہوئے

کیتا تان سوالیوہ رُوپ   کیتی داتِ جانے کون قُوت

کِیتا پساوٗ ایکو کواوٗ   تِس تے ہوئے لکھ دریاوٗ

قُدرتِ کون کہا وِیچار   واریا نہ جاوا ایک وار

جو تُدھ بھاوے سائی بھلی کار   تُو سدا سلامتِ نرنکار

مشکل الفاظ کے معنی

پنچ جو قدرتی پانچ اوصاف یعنی صداقت۔ قناعت حوصلہ۔ رحم۔ تقوے سے متجلی ہو رہا ہے۔ زاہد یا وہ بزرگ ہستی جس کو کام۔ کرودھ۔ لوبھ۔ موہ۔ ہنکار یعنی نفس غصہ۔ لالچ۔ محبت وغیرہ پانچ انسانی کمزوریوں پر قابو ہووے۔

پروان مقبول

پنچ وہ زاہد جن کو قوت باصرہ۔ قوت ذائقہ۔ قوت سامعہ۔ قوت شامہ و قوت لامسہ پر قابو ہووے۔ جو ان خواہشات سے بالاتر ہوویں۔ ایسے فقراو زاہد

پردھان واجب التعظیم

دَرگھہِ خدا کی پناہ **مان** عزّت

پنچے خاک۔ آب۔ آتش۔ باد۔ خلا۔ پانچ عناصر پر حکومت کرنے والا

سوہِ خوبصورت معلوم ہوتے ہیں

راجان راجوں کا مہاراجہ اور بادشاہوں کا بادشاہ۔ خدا۔ پرماتما۔ واہگورو۔

پنچا وہ خدا کے پیارے یا برگزیدہ ہستیاں۔ بھگت جن کو تمام اعضاء اندرونی و بیرونی پر قابو ہے۔ دس اندریاں بتائی گئی ہیں۔ پانچ گیان اندری یا اعضائے۔ پانچ کرم اندری یا وہ اعضائے جو کام کرتے ہیں اور گیان اندری یعنی وہ اعضائے۔ جو کام نہیں کرتے۔ لیکن محسوس کرتے ہیں آنکھ۔ کان۔ ناک۔ دماغ۔ جلد یہ پانچ گیان اندری ہیں۔ جو احساس سے کام کرتے ہیں۔ زبان۔ بولنے کے لئے۔ ہاتھ۔ ٹٹولنے کے لئے پاؤں۔ چلنے کے لئے۔ گدا۔ پاخانہ پھیرنے کے لئے۔ آلہ تناسل۔ پیشاب کرنے والی جگہ

یہ پانچ کرم اندری ہے وہ اعضائے جو کام کرتے ہیں

گوُر	ایشور۔ خدا	وِیچار	جائزہ لینا۔ حساب لگانا۔ سوچ کرنا
کرتے	کرتا۔ کرنے والا خالق	کرنے	مخلوق جو بنایا گیا ہووے

دَھول — وہ سانڈیا بیل جو زمین کے نیچے کھڑا ہے۔ ہندو پرانے اتہاس مذہبی کتب میں آتا ہے۔ کہ زمین ایک بیل کے سینگ پر کھڑی ہے

پوُت	بیٹا	سنتوکھ	قناعت

تھاپ رکھیا — مقرر کیا جاتا ہے۔ ٹھہرایا جاتا ہے

سُوت — ساری دنیا۔ کائنات

بُجھے	جاننا۔ جان کر	جور	طاقت
جِیہ	جاندار	سبھنا	تمام۔ جملہ

وُڑی کلام — وہ کلام یا قسمت۔ لیکھ۔ وہ حروف جو پیشانی پر مقدر نے لکھے ہیں

لیکھا — حساب۔ عام فہم پنجابی لفظ ہے۔ لیکھا کرنا۔ حساب کرنا

تان	طاقت۔ زور	سوالیوہ رُوپ	بہت ہی خوبصورت
داتِ	بخشش	قُوت	حساب۔ گنتی
پساؤ	پسارا۔ پھیلاوٹ	کواؤ	کہنا۔ بولنا

دریاؤ — اس سے مراد صرف دریا نہیں۔ بلکہ جملہ کائنات برہمانڈ۔ ارض و سما

واریا — وارنا کے معنی قربان ہونا ہے

سائی   وہی

نر نکار   نر نکار جس کی کوئی شکل نہ ہووے۔اکار کے معنی مورت شکل ہے۔جو جسم میں یا شکل میں آوے ۔ نراکار جس کی کوئی شکل صورت نہ ہو۔خدا۔ واہگورو۔ایشور

ترجمہ

صداقت۔ قناعت۔ تقویٰ۔ حوصلہ اور رحم کے اوصاف رکھنے والے زاہد (پنچ) خدا کے نزدیک مقبول ہوتے ہیں۔ نیز قوت باصرہ۔ قوت ذائقہ۔ قوت سامعہ اور قوت لامسہ سے بالاتر فقرا (پنچ) قادر مطلق کے حضور میں واجب التعظیم قرار دئے جاتے ہیں۔ نیز نفسانی خواہشات۔ غصہ۔ لالچ۔ محبت اور غرور پر قابو پانے والے (پنچ) خدا کے پیارے حداوند تعالیٰ کی درگاہ میں عزت کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں۔

اور خاک۔ آب۔ آتش۔ باد۔ خلا وغیرہ پانچ عناصر پر حکومت کرنے والے فرشتہ انسان بادشاہوں کے بادشاہ شہنشاہ خدائے کامل کے دروازہ پر کھڑے ہوئے خوبصورت معلوم ہوتے ہیں۔ آنکھ۔ناک۔کان۔دماغ اور جلد (پانچ گیان اندریاں) زبان۔ہاتھ۔پاؤں۔ گدا آلۂ تناسل (پانچ کرم اندریاں) ان اعضائے پر قابو رکھنے مہاتمایا عارف صرف ایک واحد لاشریک خدا کا تصور دل میں باندھے رکھتے ہیں اور اس کے نام کا ورد کرتے ہیں۔ اگر کوئی شخص جرأت کے ساتھ کہے۔ کہ میں خدا کی خدائی کا حساب لگا سکتا ہوں تو اس کا ایسا کہنا بالکل غلط ہے۔ کیونکہ خدا کی پیدا کی ہوئی مخلوق اتنی ہے۔ کہ وہ شمار میں نہیں آسکتی۔

دھرم کے بیٹے دھول نامی بیل نے قناعت کی طاقت سے تمام دنیا کو اٹھایا ہوا ہے۔ جو کوئی صرف یہ کہہ کر سچا ہونا چاہتا ہے۔ کہ زمین بیل کے سینگ پر چڑھی ہوئی ہے۔ تو وہ بتادے کہ اس بیل کے سینگ پر کتنا بوجھ رکھا ہوا ہے کیونکہ زمین ایک نہیں بہت سی زمینیں ہے۔ اور ایک سے ایک بڑھ چڑھ کر ہے۔ اور اس سے بھی زیادہ وزن دار و بھاری ہیں۔ بھلا بتاؤ تو سہی کہ اس بیل کے نیچے کس کی طاقت ہے جس کے سہارے پر وہ کھڑا ہے۔

بہت سی قومیں ہیں اور کئی نسلیں ہیں اور جانداروں کے کئی طرح کے رنگ ہیں۔ پرماتما نے تمام جانداروں کی پیشانی پر ان کی قسمت لکھ دی ہے یہ حساب کوئی آدمی نہیں جان سکتا۔اور حساب لکھا گیا ہے۔وہ کتنا ہے اس کو بھی کوئی نہیں جان سکتا۔

اے خداوند تعالیٰ آپ کی لاانتہا طاقت ہے اور آپ بیحد خوبصورت ہیں آپ کی بیشمار بخشش ہے۔ جس کا کوئی شخص حساب نہیں کر سکتا۔ آپ نے ایک لفظ فرما کر کتنی پھیلاوٹ کر رکھی ہے۔ یا کتنا پسارا پھیلا لیا ہے۔ اور اس لفظ سے لکھو کہا۔ یعنی بیشمار کائنات پیدا ہو گئی ہے۔ یا ارض و سما ظہور میں آگئے ہیں۔ اے خدا ذوالجلال! میں آپ کی کس کس طاقت کا بیان کروں۔ یعنی میں آپ کی طاقتوں کا بیان نہیں کر سکتا۔ میں ایک بار بھی آپ پر قربان نہیں ہو سکتا۔ یعنی میں ناچیز ہوں۔ اور میری قربانی کی کوئی وقعت نہیں کام یا فعل آپ کو اچھا معلوم ہوتا ہے۔ وہی بھلا ہے۔ اے خداوند تعالیٰ تو ہی ایک دائمی طور پر اٹل یعنی ہمیشہ سلامت رہنے والا ہے۔

تشریح

سولویں پوڑھی کے بعد سلسلہ تبدیل ہوتا ہے اور آگے چند پوڑھیوں میں بتلایا جاتا ہے۔ کہ کون اس درگاہ عالی میں مقبول ہو سکتا ہے۔ اور اس خدا ذوالجلال کی درگاہ عالی کا اندازہ نہیں ہو سکتا۔

پوڑھی نمبر ۱۷

اسنکھ جپ اسنکھ بھاؤ ۔ اسنکھ پُوجا اسنکھ تپ تاؤ

اسنکھ گرنتھ مُکھ وید پاٹھ ۔ اسنکھ جوگ من رہے اُداس

اسنکھ بھگت گُن گیان وِیچار ۔ اسنکھ ستی اسنکھ داتار

اسنکھ سُور مہہُ بھکھ سار ۔ اسنکھ مونِ لِو لائے تار

قُدرتِ کون کہا وِیچار ۔ وارِیا نہ جاوا ایک وار

جو تُدھُ بھاوے سائی بھلی کار ۔ تُو سدا سلامتِ نرِنکار

مشکل الفاظ کے معنی

اسنکھ سنکھ رس پدم کے آگے ہوتا ہے اور دس سنکھ تک کل گنتی کی تعداد ہے۔ مگر یہاں

پوڑھی میں لفظ اسنکھ ہے۔ یعنی سنکھ سے بھی آگے۔ مطلب بے حساب۔ بے شمار۔ جس کی گنتی نہیں ہو سکتی

جپ ورد کرنا۔ جاپ کرنا۔ اس کی اپنی مونہہ سے حمد و ثنائے کرنا

بھاؤ محبت

تپ تاؤ سخت ریاضت کرنے والے۔ کئی قسم کے تپ فقرا کرتے ہیں بعض پانی میں بیٹھ کر خدا کا نام لیتے ہیں۔ بعض کڑکتی دھوپ میں ورد کرتے ہیں۔ بعض روزہ رکھ کر بغیر کھانے کے نفس و جسم کو کمزور کرتے ہیں۔ چہلم کرتے ہیں۔ کئی اپنے جسم کو بے حس و حرکت کر کے سو کھا دیتے ہیں۔ کئی تمام طرف آگ جلا کر درمیان بیٹھ جاتے ہیں اور یاد الٰہی کرتے ہیں

گرنتھ مذہبی کتاب   **ویدپاٹھ** ویدوں کا مطالعہ

جوگ جوگی فقرا کا طریقہ عبادت جس سے حدا کے ساتھ جڑ جاتے ہیں

اُداس افسردہ۔ غمگین۔ جو تاک الدنیا کو دنیاوی مخمصوں سے خلاصی پا کر بے تعلق ہو جاتے ہیں

بھگت خدا کے عاشق و پیارے

ستی ست یعنی سچ بولنے والے۔ راستباز۔ راستگو

داتار سخی۔ خیرات کرنے والا۔ مخیّر   **سُور** سورما۔ بہادر۔ جنگجو سپاہی

بھاکھ کھاتے ہیں۔ مزے لیتے ہیں

سار لوہا۔ تلوار۔ تیر کا وار۔ علم الٰہی سے بھی مراد ہو سکتی ہے۔ جو کہ استعارہ کے طور پر ہے

مونِ خاموشی۔ چپ رہنے کا عہد کر لینا

لِو ٹکٹکی لگانا۔ یکسو ہو کر ایک طرف دیکھنا   **تار** لگاتار

ترجمہ

اے خدا ذوالجلال! بے شمار جن کی گنتی نہیں ہو سکتی۔ آپ کے نام کا ورد کر رہے ہیں اور بے حساب آدمی آپ کے نام کے ساتھ محبت کر رہے ہیں۔ بے شمار آدمی آپ کی پرستش و عبادت کر رہے ہیں اور بے شمار انسان اپنے جسم کو تکلیف دے کر سخت ریاضت کر رہے ہیں اور بے شمار عالم و پنڈت ویدوں کا پاٹھ کر رہے ہیں۔ بے شمار یوگی تارک الدنیا ہو کر آپ کی عبادت میں مشغول ہیں۔ بے شمار بھگت آپ کے اوصاف و صفات یا حمد و ثنائے میں مصروف ہیں۔ اسی طرح بے شمار آدمی سچ بول رہے ہیں اور بے شمار سخاوت کر رہے ہیں بے شمار سورما یعنی بہادر آدمی سپاہی اپنے منہ پر تلوار کے وار سہار رہے ہیں یا دوسرے ارتھ بے شمار عالم آپ کے علم الٰہی کی اصلیت کی چاشنی کا مزہ لے رہے ہیں۔ بے شمار عارف لگا تار ٹکٹکی لگائے بیٹھے ہیں۔ اے خداوند تعالیٰ میں آپ کی قدرت کا کیا بیان کر سکتا ہوں۔ میں ایک بار بھی قربان نہیں ہو سکتا۔ جو آپ کے پسند خاطر ہے۔ وہ ہی اچھا ہے اور تو ہی اٹل و ہمیشہ سلامت رہنے والا ہے۔

تشریح

اس پوڑھی میں گورو صاحب سابقہ پوڑھی کے آخری حصہ کی طرح خداوند تعالیٰ کی بے شمار قدرت کا بیان کرتے ہیں۔ کہ اے خدا تیری قدرت و طاقت کا بیان نہیں ہو سکتا

پوڑھی نمبر ۱۸

اسنکھ مُورَکھ اَندھ گھور اسنکھ چور حرام خور

اسنکھ امر کر جاہِ جور اسنکھ گل وڈھ ہتیا کماہِ

اسنکھ پاپی پاپ کر جاہِ اسنکھ کُوڑیار کوڑے پھراہِ

اسنکھ ملیچھ مل بھکھ کھاہِ اسنکھ نِندک سر کرہِ بھار

نانکَ نیچ کہے وِیچار وارِیا نہ جاوا ایک وار

جو تُدھ بھاوے سائی بھلی کار تُو سدا سلامتِ نِرنکار

مشکل الفاظ کے معنی

مُورَکھَ	بے وقوف
آندھ گھور	خارج العقل جو گہری تاریکی میں ہووے اور نیک بد میں تمیز نہ کر سکے
امر	جو کبھی نہ مرے۔ ہندو اتہاس میں کئی ایسی ہستیاں بتلائی گئی ہیں۔ جو کہ بڑی عمر رکھتی تھیں۔ اور مخلوق خدا کو تنگ کرتی تھیں۔ اور ان کو مت نہ آتی تھی یا موت کا خیال نہ تھا
گل وڈھ	قصائی۔ انسان کا گلہ کاٹنے والے
ہتیا	خون۔ قتل۔ پاپ
کُوڑیار	جھوٹ بولنے والے
ملیچھ	بدکار
مل	میل۔ بری چیز۔ گندی چیز
بھکھ	بھکھش سے ہے۔ کھانا۔ بُری چیز کھانا
نِندک	بخیل۔ بدگوئی یا ہجو کرنے والا۔ غیبت کرنے والا

ترجمہ

اے خدا۔ تیری مخلوق کے اندر لاتعداد بے وقوف اور خارج العقل ہیں۔ بے شمار چور ہیں اور جو حرام خوری کرتے ہیں۔ بے شمار ایسے ہیں۔ جو مرنے میں نہیں آتے۔ اور ظلم و تعدی کرتے ہیں۔ بے شمار گلا کاٹنے والے قاتل ہیں۔ بے شمار گنہگار ہیں۔ جو گناہ کر کے ملک عدم کو جا رہے ہیں بے شمار جھوٹے دروغ گو ہیں اور بے شمار بدکار اور گندی چیزیں کھانے والے ہیں۔ بے شمار غیبت کرنے والے جو بدگوئی کرتے ہیں۔ عاجز نانک کہتا ہے کہ اے خدا میں ایک بار بھی قربان نہیں ہو سکتا۔ یعنی میں ناچیز ہوں۔ جو آپ کو منظور ہے۔ وہی اچھا ہے اور تو ہی اٹل و صحیح سلامت ہے۔

پوڑھی نمبر ۱۹

اسنکھ ناوٗ اسنکھ تھاوٗ اگّم اگّم اسنکھ لوء
اسنکھ کہھ سرِ بھار ہوئے اکھری نام اکھری صالاح
اکھری گیان گیت گُن گاہِ اکھری لِکھن بولن بانِ
اکھرا سرِ سنجوگ وِکھانِ جِنِ ایہہ لکھےّ تِس سرِ ناہِ
جِو فُرمائے تِو تِو پاہِ جیتا کیتا تیتا ناوٗ
وِن ناوٗے ناہی کو تھاوٗ قُدرتِ کون کہا وِیچار
وارِیا نہ جاوا ایک وار جو تُدھ بھاوے سائی بھلی کار
تُو سدا سلامتِ نرِنکار

مشکل الفاظ کے معنی

ناوٗ نام **تھاوٗ** جگہ رہنے کا مقام

اگّم جس کے پاس رسائی نہ ہو سکے **لوء** دنیا۔ طبق۔ لوک

اکھری اکھر کہتے ہیں حرف کو جو حرف یا لفظ کے ذریعہ ہووے۔ دوسرا مطلب یا معنی اکھشر سے ہے۔ اکھشر لفظ ہندی کا ہے اکھشر کے معنی ہیں۔ جو کھے نہ ہو سکے یعنی ناش نہ ہو سکے۔ زوال میں نہ آوے یعنی لازوال۔ چنانچہ اکھری کے معنی لازوال یا جو حرف و لکھت سے بالاتر ہووے۔

صالاح تعریف۔ توصیف **گیان** علم الٰہی

گُن صفات **لِکھن** خدا کی بابت لکھنا

بولن	خدا کی بابت زبانی بیان کرنا	اکھرا سرِ	سر یا پیشانی پر لکھی تحریر
سنجوگ	ملنا۔ خدا سے ملاقات	سرِ ناہِ	سر کا صاحب۔ سر کا مالک۔ سوامی
پاہِ	حاصل کر لیتے ہیں	جیتا	جس قدر۔ جتنا
کیتا	پیدا کیا ہوا عالم	وِن	بغیر۔ بدوں
ناوئے	خدا کے نام	سدا	جس قدر۔ جتنا

ترجمہ

اے خدایا اے ایشور۔ آپ کے بے شمار نام ہیں اور آپ کے بے شمار مقام ہیں۔ اے خدا لا انتہا آپ کے بے شمار طبق ہیں۔ جہاں انسان کا گذر مشکل ہے۔ لا انتہار و لا تعداد کہنا بھی اپنے سر بوجھ لینا ہے۔ اے خدا ذوالجلال آپ کا نام لازوال ہے اور آپ کی تعریف بھی لازوال ہے۔ اے ایشور آپ کا علم الٰہی آپ کی توصیف اور آپ کی صفات بھی لازوال یا نہ ناش نہ ہونے والی ہیں۔ ہے ایشور۔ پیشانی یا مستک پر لازوال لکھی ہوئی تحریر سے ہی آپ سے ملنا ہو سکتا ہے اور جس نے یہ نوشت لکھی ہے اس کا کوئی مالک نہیں ہے۔ یعنی وہ خود ہی مالک ہے۔ جس طرح اس کا حکم ہوتا ہے۔ اسی طرح ملتا ہے۔ اے خدا ذوالجلال جتنی دنیا آپ نے پیدا کی ہے اتنا ہی آپ کا نام سے بدوں آپ کے مبارک نام کے کوئی جگہ نہیں۔ میں آپ کی کس کس طاقت کا بیان کروں۔ میں تو ناچیز ہوں۔ ایک بار بھی قربان نہیں ہو سکتا۔ جو آپ کو منظور ہے۔ وہی اچھا ہے۔ اے نرنکار۔ تم ہی ہمیشہ اٹل اور صحیح سلامت رہنے والے ہو۔

تشریح

اس پوڑھی میں خدا کی تعریف کی گئی ہے اور بتلایا گیا ہے کہ وہ بیان سے باہر ہے۔

نوٹ: اکھری کا ترجمہ اگر اکھر یعنی یا تحریر سے لیا جاوے تو لازوال کی بجائے تحریر سے بالاتر بعید از اکھر کہا جا سکتا ہے اور ہو سکتا ہے۔ کئی تفسیریں اس معنی سے بھی کی گئی ہوں۔

پوڑھی نمبر ۲۰

بھریئے ہتھ پیرتن دیھ — پانی دھوتے اُترس کھیہہ
مُوت پلیتی کپّڑ ہوئے — دے صابُون لیئے اوہ دھوئے
بھریئے مت پاپا کے سنگِ — اوہ دھوپے ناوے کے رنگِ
پُنّی پاپی آکھن ناہِ — کر کر کرنا لِکھِ لے جاہُ
آپے بِیج آپے ہی کھاہُ — نانکَ حُکمی آوہُ جاہُ

مشکل الفاظ کے معنی

بھریئے	لپٹ جائے۔ ناپاک ہو جائے	تن	جسم۔ چمڑا۔ جلد
دیھ	جس۔ قالب	کھیہہ	راکھ۔ گرد۔ دھوڑ
مُوت	پیشاب	پلیتی	پلیت۔ ناپاک
مت	عقل	ناوے	نام۔ یادالٰہی
پُنّی	پُن۔ دان۔ خیرات کا کام کرنا	آکھن ناہِ	گنتی نہیں ہو سکتی

کر کر کرنا — جیسا کہ کوئی فعل کرتا ہے۔ کر کر کے معنی ہاتھ بھی ہے۔ یعنی جو ہاتھوں سے کرتا ہے

لِکھِ لے جاہُ — ایسا ہی اس کے حساب میں لکھا جاتا ہے۔ ویسا پھل پاتا ہے

حُکمی — خدا کے حکم کے مطابق — آوہُ جاہُ — آنا جانا۔ تناسخ۔ آواگون کا چکر

ترجمہ

اگر ہاتھ۔ پاؤں۔ جلد اور جسم ناپاک ہو جائے۔ تو پانی سے وہ میل یا دھوڑ اتر جاتی ہے۔ اور اگر کپڑا پیشاب وغیرہ سے ناپاک ہو جائے تو صابن سے دھو کر اس کو صاف کیا جاتا ہے۔ اسی طرح اگر انسانی عقل گناہوں سے آلود ہو جائے۔ تو خدا کے نام کی محبت یا نام کے ورد سے صاف ہوتی ہے۔ کئی پاپی یا گنہگار پرہیزگار بن گئے۔ اور ان کی گنتی نہیں ہو سکتی۔ انسان جیسا فعل کرتا ہے۔ ایسا ہی فعل اس کے حساب میں درج ہو جاتا ہے۔ انسان جو بوتا ہے وہی اٹھاتا ہے یا کھاتا ہے۔ گورو صاحب فرماتے ہیں۔ کہ خداوند تعالیٰ کے حکم کے مطبق انسان اس چکر (تناسخ) میں گھومتا رہتا ہے

تشریح

اس پوڑھی میں گورو مہاراج نے بتلایا ہے۔ کہ ایسے خداوند تعالیٰ کا نام لینے سے عقل پر کوئی پردہ ہووے۔ تو وہ ہٹ جاتا ہے۔ اور ذہنی و رُوحانی ناپاکی دُور ہو جاتی ہے۔ اور پہلے وقتوں سے کئی گنہگار خدا کے نام کا ورد کرنے سے پرہیزگار بن گئے دراصل ہمارے افعال کے بیج سے ہی ہم سب کچھ بنتے ہیں۔

پوڑھی نمبر ۲۱

تِیرتھ تپُ دئیا دَت دان ‎ ‎ جے کو پاوئے تِل کا مان
سُنیا مِنّیا من کِیتا بھاوَ ‎ ‎ اَنتر گتِ تِیرتھِ مل ناوَ
سبھِ گُن تیرے مےَ ناہی کوئے ‎ ‎ وِن گُن کِیتے بھگت نہ ہوئے
سوستِ آتھ بانی برماوَ ‎ ‎ ست سُوہان سدا من چاوَ
کونُ سو ویلا وخت کونُ ‎ ‎ کونُ تھِت کونُ وار
کونُ سے رُتی ماہُ کونُ ‎ ‎ جِت ہوآ آکار
ویل نہ پائیا پنڈتی ‎ ‎ جِہ ہووَے لیکھ پُرانُ

وخت نہ پایو قادِیا جہِ لِکھن لیکھ قُرآنؑ

تھِت وار نا جوگی جانئے رُتِ ماہ نہ کوئی

جا کرتا سرِ ٹھی کو ساجے آپے جانے سوئی

کِو کرِ آکھا کِو صالاحی کِو ورنی کِو جانا

نانک آکھنِ سبھ کو آکھے اِکدوُ اِک سیانا

وڈّا صاحِب وڈی نائی کِیتا جاکا ہووے

نانکؔ جے کو آپو جانے اگے گیا نہ سوہے

مشکل الفاظ کے معنی

تیرتھ ہندوؤں کے متبرک مقامات تپُ ریاضت

دئیا رحم دَت بخشش

دان سخاوت۔ خیرات تِل تھوڑاسا

مان عزت۔ رتبہ۔ ثمرہ

سُنیا سننے سے۔ شروان کرنے سے۔ کان سے سننا

مِنّیا سن کر کسی چیز کو ماننا۔ گرہن کرنا

من کیِتا بھاؤ دل میں بٹھا کر عزت کرنا۔ اس درجہ کو ندھاسن کہتے ہیں

انترگتِ دل کے اندر ناوٗ نہانا۔ غسل کرنا

انترگتِ تیرتھ ملِ ناوٗ دل کے تیرتھ کے اندر اچھی طرح اشنان کرتا ہے

گُن اوصاف مےناہی کوئے مجھ میں کوئی صفت نہی

وِن بدوں۔ بغیر

بھگت نہ ہوئے بھگتی نہیں ہو سکتی۔ عبادت نہیں کر سکتا

سوستِ صداقت کل۔ پرمیشور۔ منبع۔ صداقت سواست کے معنی نمسکار بھی ہے۔
اس کو نمسکار یا پرنام یا سلام ہے

آتھ بہادر۔ بلوان

بانی بانی۔ کلام

برماؤ برہما آدک۔ یعنی برہما۔ وشنو۔ شو یا برہما۔ وشن۔ مہیش دیوتا

سُوہان سوہڑا۔ خوبصورت۔ سندر

سدا من چاؤ ہمیشہ دل میں خوشی یا محبت رہتی ہے

سو ویلا اچھا وقت وخت وقت

تھِت حصہ وقت۔ گھڑی۔ پہر۔ تھت۔ ایک جزو یا حصہ وقت یا تاریخ

وار ہفتہ کا ایک دن رُتِ موسم

جِت ہو آآکار جب دنیا پیدا ہوئی

پُرانٔ مشہور مذہبی کتاب اہل ہنود ہے۔ پوران اٹھارہ ہیں

قُرآنٔ (قرآن شریف) قرآن وہ کلام الٰہی جو حضرت محمد صاحب پر نازل ہوئی

کرتا بنانے والا۔ پیدا کرنے والا سرِ ٹھی سرشٹی۔ کائنات۔ دنیا

آپے جانے جو اپنے آپ کو جانتا ہے۔ یعنی غرور کرتا ہے

صالاحی تعریف کروں

نہ سوہے وہ شوبھا نہیں پاتا۔ یعنی درگا الٰہی میں مقبول نہیں ہوتا

ترجمہ

تیرتھ یعنی متبرک مقامات پر جانے سے یا اُن کی زیارت سے۔ رحم سے۔ بخشش سے اور سخاوت و خیرات سے جو ثمرہ ملتا ہے وہ تل مطابق ہے۔ یعنی تھوڑا ہے۔ جو انسان خدا کے نام کو سنتا ہے (شرون)۔ مانتا ہے (منن) اور دل میں جاگزین کرتا ہے (ندھاسن)۔ وہ اپنے دل کے تیرتھ میں اچھی طرح مل مل کر غسل کرتا ہے

وہ دائمی خوشی حاصل کرتا ہے۔ یا درگاہ الٰہی میں پہنچتا ہے۔ اے خدا آپ میں سب صفات موجود ہیں اور مجھ میں ایک بھی اچھا وصف نہیں بدوں اوصاف حمیدہ رکھنے کے آپ کی عبادت نہیں ہو سکتی۔ اے ایشور (آپ صداقت کل ہو) (یا آپ کو نمسکار ہو) آپ بلوان یعنی طاقت کل ہو۔ آپ ہی کلام الٰہی ہو اور آپ ہی برہما یعنی پیدا کرنے والے ہو۔ آپ ہی موجد آپ ہی سچائی ہو۔ آپ ہی خوبصورت ہو اور ہمیشہ خوش رہتے ہو۔

جس وقت آپ نے اس دنیا کائنات کی رچنا کی تھی۔ یعنی بنایا تھا اس وقت کون سی تاریخ تھی۔ کیا وقت تھا۔ کیا دن تھا۔ کون سا موسم تھا یا کون مہینہ تھا۔ عالم فاضل پنڈتوں کو یہ پتہ نہیں لگا۔ جو وہ پورانوں میں درج کرتے اور قاضیوں کو پتہ نہیں لگا۔ کہ قرآن شریف میں درج ہوتا یوگیوں کو دنیا کی پیدائش کی تاریخ و دن معلوم نہیں اور نہ کسی اور کو موسم مہینہ کا پتہ ہے۔ اے خداوند ذوالجلال آپ خود جو اس کے موجد ہیں۔ آپ ہی خود اس راز کو جانتے ہو۔ میں اے خداوند کس طرح آپ کی تعریف کر سکتا ہوں۔ میں آپ کے نام کا کس طرح بیان کر سکتا ہوں اور آپ کو کس طرح جان سکتا ہوں گورونانک فرماتے ہیں اے خدا تمام دنیا کے لوگ تمہاری حمد و ثنا کرتے ہیں اور وہ ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر عقلمند ہیں۔ پھر بھی آپ کا بیان نہیں کر سکتے۔ اے ایشور! آپ سب سے بڑے ہو اور آپ کا نام بھی بڑا ہے اور جو کچھ آپ چاہتے ہو۔ وہی ہوتا ہے۔ میں کہتا ہوں۔ جو انسان اپنے آپ کو جانتا ہے یعنی غرور میں آجاتا ہے اور تم کو نہیں جانتا۔ وہ آگے جا کر یعنی تیری درگاہ الٰہی میں مقبول نہیں ہو سکتا۔

پوڑ ھی نمبر ۲۲

پاتالا پاتال لکھ آگاسا آگاس

اوڑک اوڑک بھال تھکے وید کہن اِک وات

سہس اٹھارہ کہن کتیبا اصلو اِک دہات

لیکھا ہوئے تہ لِکھیئے لیکھے ہوئے وِناس

نانک وڈا آکھیے آپے جانے آپ

مشکل الفاظ کے معنی

پاتال طبق یاد نیاز یر زمین۔ سات پاتال پُرانی مذہبی کتاب میں بتائے گئے ہیں (۱) اتل (۲) وتل (۳) سوتل (۴) تلاتل (۵) مہاتل (۶) رساتل (۷) پاتال۔ پُرانوں میں پاتال کا ذکر آتا ہے کہ زیر زمین سات طبق ہیں

پاتال کی لمبائی چوڑائی دس دس ہزار جوجن دی گئی ہے۔ جوجن چار کوس کا ہوتا ہے اور لکھا ہے کہ پاتال دولت مال سے بھرپور ہے اور نہایت خوشگوار آب و ہوا ہے۔ آج کل شمالی و جنوبی امریکہ پاتال ہے۔ ہو سکتا ہے ابھی اور زیر زمین طبق قابل دریافت ہو ویں۔ ایشور کی گتی وہ خود ہی جانے انسان کی رسائی تمام کائنات پر مشکل ہے۔ ہر آں کس کہ در تو نظارہ کند۔ ورق ہائے بیہودہ پارہ کند والی بات ہے۔

آگاس آسمان۔ مسلمان۔ اٹھارہ ہزار عالم کہتے ہیں۔ مراد بے شمار

اوڑک آخیر۔ خاتمہ

تھکے بھال کے معنی تلاش کرنا ہے۔ یعنی تلاش کر کر کے تھک گئے ہیں

سہس ہزارہا۔ مراد ہے ہزاروں کتب۔ سمرتیاں۔ اُپنشد۔ پُران۔ اُپ پران

اٹھارہ اٹھارہ پران ہیں۔ ان کی طرف حوالہ ہے

کتیبا کتب۔ کتب چار مانی جاتی ہیں۔ توریت۔ انجیل۔ زبنور اور قرآن

اصلو اصل میں۔ فی الحقیقت

دہات جڑھ مول جس کے آسرے سب دنیا ہے۔ مُرادرازق۔ ایشور۔ حداوند تعالیٰ

لیکھا حساب

وِناس فنا ہو جاتا ہے۔ ناش ہو جاتا ہے

ترجمہ

اے خدائے ذوالجلال۔ لاکھوں پاتال اور لاکھوں آسمان ہیں وید بھی کچھ نہیں بتلا سکتے۔ آخر ڈھونڈ ڈھونڈ کر یا تلاش کر کر کے تھک گئے ہیں۔ دوسرے معنی ویدوں کے رشی منی عالم بھی تلاش کر کر کے کامیاب نہیں ہوئے۔ بعض اٹھارہ ہزار عالم کہتے ہیں۔ مراد بے انت، بے شمار عالم یا دنیا ہیں۔ لیکن اصل میں آپ ہی ایک جاننے والے ہو آپ کا کوئی حساب نہیں لگا سکتا۔ یعنی اگر حساب ہو سکتا ہووے۔ تو حساب کیا جاوے۔ حساب کرتے کرتے خود ناش ہو جاتا ہے یا حساب ختم ہو جاتا ہے۔ نانک اس ذات باری کو بڑا کہہ دے وہ خود ہی جانتا ہے کہ وہ کتنا بڑا ہے۔ یعنی خداوند تعالیٰ تو خود ہی اپنی جانتا ہے۔ دوسرا کوئی نہیں جان سکتا

تشریح

اس پوڑھی میں خداوند تعالےٰ کی بے انت کائنات و قدرت کا ذکر ہے کہ تمام مذاہب والے پیر پیغمبر۔ ہادیٔ۔ دبن رشی۔ منی۔ ہندو مسلم عیسائی جو کوئی بھی ہووے۔ وید۔ پران۔ انجیل۔ توریت۔ قرآن کسی نے اٹھارہ ہزار عالم کہا ہے۔ کسی نے چودہ طبق بتلائے ہیں۔ کسی نے چوراسی لاکھ ہستی بتلائی ہے۔ کسی نے لاکھا۔ کروڑہا برہمانڈ کہا ہے۔ آخر کوئی انت نہیں پا سکتا۔ اور تو خود ہی جانتا ہے۔ تیری قدرت و پھیلاوٹ کا اندازہ تیرے بغیر کسی کی رسائی میں نہیں آسکتا۔ یہ لاحساب ہے اور خیال شمار سے بالاتر ہے۔

پوڑھی نمبر ۲۳

صالاحی صالاح ایتی سُرتِ نہ پائِیا
ندیآ اَتے واہِ پوہِ سُمنِد نہ جانیہہ
سُمنِد ساہ سُلطان گِرہا سیتی مال دھن
کیِڑی تُل نہ ہوونی جے تِس منو نہ ویسَرہِ

مشکل الفاظ کے معنی

صالاحی قابل تعریف جس کو سلاہا جاسکے۔ ثنا کی جاسکے — صالاح ثنا۔ تعریف
سُرتِ عقل وفراست — ندیآ ندیاں
واہِ دریا — سُمنِد سمندر
گِرہا ڈھیر۔ انبار۔ پہاڑ۔ گرہ کے معنی بانی وشبد کے بھی ہیں
کیِڑی ناچیز کیڑا۔ چیونٹی۔ جواپنے آپ کوناچیز خیال کرے
ویسَرہِ بھولنا۔ فراموش کرنا

ترجمہ

اے قابل ثنا۔ خداوند آپ کی تعریف وحمد وثنا کے لئے انسانی عقل وفراست نہیں یعنی آپ کی بزرگی وتعریف اتنی ہے کہ کوئی آدمی پورے طور پر نہیں کر سکتا۔ جس طرح ندیاں اور دریا سمندر میں جاکر گرتے ہیں اور سمندر کی بابت کچھ نہیں جان سکتے۔ اس لئے اے سمندر سروپ ایشوریا لاانتہا ذات باری آپ کی تعریف کرنے والے حمد وثنا کرتے ہوئے بھی آپ کو نہیں جان سکتے۔ اے خدا آپ سمندر کی طرح شاہوں کے شہنشاہ ہو۔ جس کے بانی یا کلام سے دولت ومال کے خزانے مل جاتے ہیں۔ اور وہ بادشاہ راجے جو دولت میں مست ہیں۔ وہ آپ کے نام لینے والے کی جو غریب وناچیز نظر آتا ہے برابری نہیں کر سکتے۔

دوسرا ترجمہ اس طرح بھی ہے۔ اے خدا اگر کوئی سمندروں کا بادشاہ بھی ہو جاوے اور پہاڑوں جتنا مال دولت اور دھن اکٹھا کر لیوے لیکن وہ اس بھگت کی جو کہ تیری یاد فراموش نہیں کرتا برابری نہیں کر سکتا۔ اور اس کا درجہ ایک کیڑی برابر بھی نہیں۔ یعنی آپ کے نام کی یاد دولت کے انباروں اور سمندروں کی بادشاہت سے بھی اونچی ہے

تشریح

سابقہ پوڑھی میں خدا کی بے اننت قدرت و کائنات کا ذکر تھا اس میں بتلایا گیا ہے۔ کہ خداوند تعالیٰ کی تعریف و حمد و ثنا کرنا بھی انسانی عقل و فراست سے بالاتر ہے اور خدا کی یاد و عبادت کے مقابلہ میں ارض و سما کی بادشاہت کوئی چیز نہیں ہے دوسرے الفاظ میں خدا کی ثنا اور اس کے نناحوں کا رتبہ بتلایا گیا ہے

پوڑھی نمبر ۲۴

انتُ نہ صِفتی کہن نہ انتُ ۔ انتُ نہ کرنےٗ دین نہ انتُ
انتُ نہ ویکھن سُنن نہ انتُ ۔ انتُ نہ جاپےٗ کیا مِن منتُ
انتُ نہ جاپےٗ کیتا آکارُ ۔ انتُ نہ جاپےٗ پار آ وارُ
انتُ کارن کیتے بِل لاہِ ۔ تا کے انتُ نہ پائے جاہِ
ایہو انتُ نہ جانےٗ کوئےٗ ۔ بُہتا کہیئے بُہتا ہوئےٗ
وڈا صاحِب اُوچا تھاوٗ ۔ اُوچے اُپرّ اُوچا ناوٗ
اے وڈ اُوچا ہووئے کوئے ۔ تِس اُوچے کو جانے سوئے
جے وڈ آپ جانے آپِ آپ ۔ نانکؔ ندری کرمی داتِ

مشکل الفاظ کے معنی

انتُ جس کا انت یا آخیر نہ ہو۔ بیشمار **کرنےَ** قدرت لیلا

ویکھن دیکھیا۔ نظارہ۔ منظر **مِن** دل کے اندر

منتُ بھید **آکارُ** جو نظر آوے۔ رچنا۔ پسارا

پار آ وارُ حد۔ حساب **انتُ کارن** بھید جاننے کے لئے۔ انجام جاننے کے لئے

بِل لاہِ ویاکل ہونا۔ تلملانا

وڈا صاحِب سب سے وڈا۔ قادر مطلق۔ اونچے او پر اونچا (بہت اونچا)

ناوُ نام۔ ظہور

ندری ندر کہتے ہیں۔ نگاہ۔ نظر۔ درشٹی **داتِ** بخشش۔ مہرا

ترجمہ

اے ایشور آپ کی صفات بے شمار ہیں۔ جو بیان نہیں کی جا سکتیں اور ان کے بیان کرنے والے بھی بے شمار ہیں۔ آپ کی قدرت بھی بے شمار ہے اور آپ کی بخشیش بھی بے حساب ہے۔ آپ کے منظر بھی بے شمار ہیں۔ دیکھنے اور سننے والوں کا کوئی انت نہیں۔ اے خدا تو لا انتہا ہے اور آپ کے راز یا بھید بھی بے انتہا ہیں۔ اور اُن کو کوئی جان نہیں سکتا۔ جو پسار آپ نے پھیلایا ہے یا رچنا رچی ہے۔ اُس کا کوئی انت یا شمار نہیں۔ اور آپ حد حدود سے بعید ہو۔ آپ کا بھید لینے کی خاطر یا آپ کو جاننے کی خاطر بے شمار انسان بلبلا رہے ہیں۔ جتنا زیادہ آپ کو کوئی بیان کرتا ہے یا جتنا گہرا کوئی جاتا ہے۔ اتنا ہی زیادہ سراسیمہ ہو جاتا ہے۔ یعنی اتنی ہی سمجھ تھر تھراتی ہے۔ اے خدا ذوالجلال آپ سب سے بڑے ہیں۔ اور آپ کا مقام بہت اونچا ہے اور آپ کا پرکاش یا ظہور اونچے سے اونچا ہے۔ اتنا بڑا یا اونچا کوئی ہو نہیں سکتا۔ جو آپ کو جان سکے۔ تو خود ہی اپنے آپ کو جانتا ہے۔ یا اپنی بڑائی جان سکتا ہے۔ نانک جی کہتے ہیں۔ کہ میں تو آپ کی نگاہ مہر یا نظر کرم چاہتا ہوں

تشریح

اس پوڑھی میں خدا کی بے انتہا قدرت کا بیان کیا گیا ہے

پوڑھی نمبر ۲۵

بُہتا کرم لِکھیا نہ جائے وڈا داتا تِل نہ تمائے

کتیے منگہہ جودھ اپار کیتیا گنت نہی وِچار

کتیے کھپ تتھہ ویکار تیِ لے لے مُکّر پاہِ

کتیے مُورکھ کھاہی کھاہِ کیتیا دُوکھ بھُوکھ سد مار

ایہہ بھِ دات تیری داتار بندِ خلاصی بھانے ہوئے

ہور آکھِ نہ سکے کوئے جے کو کھائیک آکھن پائے

اوہ جانے جیتیا مُنہہ کھائے آپے جانے آپے دے

آکھیہہ سے بھِ کیئی کیئے جس نو بخشے صِفت صالاح

نانک پاتساہی پاتساہُ

مشکل الفاظ کے معنی

کرم	بخشش۔ التفات۔ عنایات	داتا	سخی۔ دانی۔ مخیّر
تِل	تل برابر۔ ذرہ۔ رتی بھر	نہ تمائے	غصہ نہ کرنا
اپار	بے شمار	کھپ	مشغول۔ ...
ویکار	بُرائیاں۔ بدیاں	لے لے مُکّر پاہِ	لے کر منکر ہو جاتے ہیں
کھاہی کھاہِ	کھاتے ہی رہتے ہیں	سد مار	ہمیشہ ستاتی ہے

بندِ خلاصی رہائی پانا۔ نجات پانا　　　کھائیک مورکھ۔ بے سمجھ

مُنہہ کھائے منہ کی کھاتا ہے سزا پاتا ہے　　　صالاح تعریف

ترجمہ

اے خدا آپ کے کرم وعنایات اس قدر ہیں کہ لکھے نہیں جا سکتے آپ بڑے دانی یا سخی ہیں۔ لیکن آپ میں تل بھر یعنی ذرا بھی کمی نہیں ہو سکتی یا ذرا بھی تیزی یا غصہ نہیں کرتے۔ بے شمار بہادر آپ سے بخشش مانگ رہے ہیں۔ بے شمار ایسے سوالی ہیں۔ جن کی گنتی نہیں ہو سکتی۔ بے شمار بُرائیوں میں مشغول ہو کر لوٹ گئے ہیں اور بے شمار ایسے ہیں جو کہ آپ کی بخشش مانگتے ہیں۔ حاصل کرتے ہیں اور پھر منکر ہو جاتے ہیں

بے شمار ایسے ہیں۔ جو صرف کھانا ہی کھاتے ہیں یا کھانا ہی جانتے ہیں اور بے شمار ایسے ہیں۔ جن کو بھوکھ وڈُکھ ہمیشہ ستاتے ہیں۔ اے خداوند۔ یہ بھی آپ ہی کی ذات یا بخشش ہے۔ کہ آپ کے حکم سے ہی ان دکھوں سے نجات ملتی ہے اور کوئی دوسرا نہیں کہہ سکتا۔ اگر کوئی اگیانی یا مورکھ ایسا کہتا ہے۔ تو وہ مونہہ کی کھاتا ہے۔ آپ خود ہی جانتے ہو اور خود ہی بخشش کرتے ہو۔ اور یہ بات کوئی کوئی کہتا ہے۔ اے خداوند تعالےٰ۔ تو جس پر نظر مہر کرتا ہے۔ وہ ہی تیری صفت ثنا کرتا ہے۔ اور وہ بادشاہوں کا بادشاہ ہے

تشریح

اس پوڑھی میں خدا کے کرم وبخشش کا ذکر کیا گیا ہے۔

پوڑھی نمبر ۲۶

اَمُلّ گُن اَمُلّ واپار　　　اَمُلّ واپارِیئے اَمُلّ بھنڈار

اَمُلّ آوہِ اَمُلّ لےَ جاہِ　　　اَمُلّ بھائے اَمُلاّ سماہِ

اَمُلّ دھرم اُمل دیبان　　　اَمُلّ تُل اَمُلّ پروان

اَمُلّ بخسیس اَمُلّ نیسان　　　اَمُلّ کرم اَمُلّ فُرمان۔

اَمُلّو اَمُلّ آکھیا نہ جائے　　　آکھِ آکھِ رہے لِو لائے

آکھیہ وید پاٹھ پُران   آکھیہ پڑھے کرہہِ وکھیان
آکھیہ برمے آکھیہ اِند   آکھیہ گوپی تے گووِند
آکھیہ اِیسر آکھیہ سِدھ   آکھیہ کیتےِ کیتے بُدھ
آکھیہ دانو آکھیہ دیو   آکھیہ سُرِ نرِ مُنِ جن سیو
کیتےِ آکھیہ آکھنِ پاہِ   کیتےِ کہہِ کہہِ اُٹھِ اُٹھِ جاہِ
ایتے کیتے ہورِ کرہِ   تا آکھِ نہ سکے کیئی کیئے
جیوڈ بھاوے تیوڈ ہوئے   نانکَ جانے ساچا سوئے
جے کو آکھے بول وِگاڑ   تا لِکھی اےَ سرِ گاوارا گاوار

مشکل الفاظ کے معنی

اَمُلّ	جس کی قیمت یا مُول نہ ڈالا جا سکے	**واپار**	لیلا۔ قدرت
بھنڈار	خزانہ	**بھاوٗ**	پریم
سماہِ	مگن ہو جانا۔ کسی چیز میں سما جانا۔ منہمک ہو جانا۔ لین ہو جانا		
دیبان	دربار		
تُل	تول۔ وزن۔ چت بھی معنی ہے	**پروان**	پیمانہ۔ ناپنے کا آلہ
نیسان	سند۔ نشان	**فُرمان**	فرمان۔ حکم
آکھیہہ	کہہ رہے ہیں۔ گا رہے ہیں		
وید پُران	ہندوؤں کی پرانی مذہبی کتب میں۔ وید چار ہیں۔ جن کے نام آگے درج ہو چکے ہیں پُران اٹھارہ ہیں (۱) وشنو پوران (۲) پدم پوران (۳) برہم		

پوران (۴) شوپوران (۵) بھاگوت پُران (۶) نارد پوران (۷) مار کنڈے
پوران (۸) اگنی پوران (۹) برہم دیورت پُوران (۱۰) لنگ پران (۱۱) وادرا
پوران (۱۲) سکند پوران (۱۳) وامن پوران (۱۴) کرم پوران (۱۵) مہتہ
پوران (۱۶) گرڑپوران (۱۷) برہمانڈ پوران (۱۸) جو شیہ پُوران۔

گوپی شری کرشن مہاراج سے پریم کرنے والی گوپ قوم کی عورتیں۔ ان کو گوپی کہتے ہیں۔
یہاں مراد ایسی دیویوں سے ہے۔ جو کہ خدا کی عبادت کرنے والی کہی جاتی ہیں

گووِند شری کرشن سے مراد ہے۔ تمام دیوی دیوتاؤں اور اہل ہندو کے لئے کتب میں جن
پُرانے رشی عالم فاضل آدمیوں یا فوق الفطرت ہستیوں کا ذکر ہے۔ ان کا حوالہ ہے

سِدھ ایک خاص ریاضت کرنے والا فرقہ تھا

بُدھ ساکھی منی گوتم سے مراد ہو سکتی ہے۔ گیانی **دانو** دینت۔ راکھشس

دیو دیوتے۔ فرشتے **سُرِ** دیوتا

مُنِ رکھی خدا کی پرستش کرنے والا **سیو** سیوک

بول وِگاڑ غرور میں آنا۔ فضول بکواس کرنے والا

سرِ گاوارا گاوار گنوار سے مراد جاہل ہے۔ یعنی جاہلوں کا جاہل بیوقوف

ترجمہ

اے پربھو! اے خدا۔ آپ کے اوصاف نایاب ہیں۔ یعنی آپ کی صفات کا مول یا قیمت نہیں ڈالی جاسکتی۔ اور آپ کی قدرت بھی امولک ہے۔ آپ کے پُجاری یا اُپاسک بھی امولک ہیں اور آپ کا بھنڈار یعنی خزانہ بھی امولک ہے۔ اس میں آنے والے یعنی گاہک یا خریدار بھی نایاب یا امولک ہیں۔ ان کا بھاؤ یا پریم بھی امولک ہے اور آپ کے پریم یا محبت میں منہمک ہو جانا یا لین ہو جانا بھی امولک ہے۔ ان کا دھرم بھی امولک ہے۔ ان کا دربار بھی امولک ہیں۔ ان کا تول بھی نایاب ہے اور آپ کی آزمائش یا جائزہ پرکھنے کی طاقت بھی امولک ہے۔ یعنی آپ کے تول وناپ دونو امولک ہیں ایک اشتعارہ یا تشبیہ کی شکل پہلے حصہ پوڑھی

میں رکھی گئی ہے۔ جو کہ ایک دوکان کے مطابق ہے۔ جس میں بھنڈار ہے۔ جس کے خریدار۔ تول وناپ سے اور سب ہی امولک ہیں۔ جن کی قیمت نہیں ڈالی جاسکتی۔ آپ کی بخشش بھی امولک ہے۔ اور اس کی سند یامہر بھی امولک ہے۔ آپ کی مہربانی بھی امولک ہے۔ اور آپ کا فرمان بھی امولک ہے۔ اے خداذوالجلال۔ آپ ہر طرح امل و نایاب ہیں۔ اور آپ کی یہ کیفیت بیان سے باہر ہے۔ کئی رشی منی آپ کی حمد وثنا گارہے ہیں اور یکسوئی قلب سے آپ میں دھیان لگائے ہوئے ہیں۔ ویدوں کے پاٹھ کرنے والے اور پورانوں کی تشریح و توضیع کرنے والے عالم فاضل آپ کی حمد میں بڑھ چڑھ کر تشریح کررہے ہیں۔ بے شمار دیوتے یا فرشتے برہما۔ اندر۔ برج کی گوپیاں اور گوبند یعنی پیر پیغمبر آپ کی مہماوحمد وثنا گارہے ہیں شوجی وگورکھ ناتھ جی کے سدھ دریافت کش اور بُدھ مہاتما جیسے گیانی یعنی علم الٰہی کے واقف کار اور بے شمار دیوتے اور راکھشس رشی ۔مُنی۔ بھگت۔ سیوک آپ کی ثنامیں مصروف ہیں۔ بہت سے اب آپ کی حمد وثناکا گاناشروع کررہے ہیں۔ بہت تعریف کرکر کے اٹھ کر چلے گئے ہیں۔ بہر حال جتنے آپ کے پیدا کئے ہوئے ہیں۔ اس سے بھی زیادہ اور ہو جاویں تب بھی وہ آپ کی تعریف نہیں کر سکتے۔ اے خداوند جس قدر بڑائی و بزرگی آپ چاہیں۔ آپ کرواسکتے ہیں۔ نانک جی کہتے ہیں۔ اے سچے واہگوار ! آپ سب کچھ جانتے ہیں۔ اگر کوئی غرور یا تکبر سے یہ بڑھانکے کہ میں خدا کے گنوں یا صفات کو بیان کر سکتا ہوں تو وہ آدمی گنواروں کا گنوار ہے۔ یعنی جاہل مطلق ہے

تشریح

اس پوڑھی میں بھی خدا کی حمد وثناکی گئی ہے اور اس کی صفات باری کو امولک یانایاب بیان کیا گیا ہے۔ بعض تفسیر میں انسانی صفات کی طرف مخاطب کیا گیا ہے۔ لیکن میرا خیال ہے۔ کہ جپ جی صاحب سب خدا کی توصیف میں ہے۔

پوڑھی نمبر ۲۷

سو در کیہا سو گھر کیہا جِت بہہَ سرب سمالے

واجے ناد انیک اسنکھا کیتےِ واون ہارے

کیتےِ راگ پری سیو کہین کیتےِ گاون ہارے

گاویہہ تہنو پَون پانی بیسَنتر گاوئے راجا دھرم دوارے
گاویہہ چِت گُپت لِکھ جانہہ لِکھ لِکھ دھرم وِیچارے
گاویہہ اِیسر برما دیوی سوہَنِ سَدا سوارے
گاویہہ اِند اِنداسنِ بیٹھے دیوتیا دَر نالے
گاویہہ سِدھ سمادِھی اندر گاوَنِ سادھ وِچارے
گاوَنِ جتی ستی سنتوکھی گاویہہ ویر کرارے
گاوَنِ پنڈت پڑھنِ رکھسیر جُگ جُگ ویدا نالے
گاویہہ موہنیا منموہنِ سُرگا مچھ پیالے
گاوَن رتن اُپائے تیرے اَٹھ سَٹھِ تیرتھ نالے
گاویہہ جودھ مہابل سُورا گاویہہ کھانی چارے
گاویہہ کھنڈ منڈل وربھنڈا کرِ کرِ رکھے دھارے
سیئی تُدھ نُو گاویہہ جو تُدھ بھاوَن رتے تیرے بھگت رسالے
ہور کیتے گاوَنِ سے مَیں چِت نہ آونِ نانکَ کیا وِیچارے
سوئی سوئی سدا سچ صاحب ساچا ساچی نائی
ہےَ بھی ہوسی جائے نا جاسی رچنا جِنِ رچائی
رنگی رنگی بھاتی کرِ کرِ جِنسی مایا جِن اُپائی
کرِ کرِ ویکھے کِیتا اپنا جِو تِس دی وڈِیائی
جو تِس بھاوے سوئی کرسی حُکم نہ کرنا جائی.
سو پاتِساہُ ساہا پاتِصاحِب نانکَ رہن رجائی

مشکل الفاظ کے معنی

در	دروازہ	**جت**	جہان
سمالے	سمبھالے۔ سمبھالتا ہے	**ناد**	باجہ۔ شبد
اسنکھا	ان گنت۔ بیشمار	**واون ہارے**	بجانے والے

راگ پری راگ علم موسیقی کا نام ہے۔ پری راگنی کو کہتے ہیں۔ راگنی راگ کی زوجہ سمجھی گئی ہے

I ایک راگ میں چھ راگنیاں ہوتی ہیں۔ کل علم موسیقی کے پرانے ہندو علم مطابق چھ راگ بتلائے گئے ہیں۔ اس حساب سے ۳۶ راگنیاں ہیں۔ شری گورو گرنتھ صاحب میں ۔جو کہ سکھوں کی دھرم پستک ہے اور جس میں گورو صاحبان کی و دیگر مہاتماؤں کی بانی درج ہے۔ جس کی تصنیف و تالیف پنجم گورو شری گورو ارجن دیو جی نے کی تھی۔ اس گرنتھ کے آخیر پر تمام راگ و راگنیوں کا ذکر آتا ہے۔ جن کو اس الٰہی بانی میں برتا گیا ہے۔

چھ راگ (۱) بھیرو (۲) مال کونس (۳) ہنڈول (۴) دیپک (۵) شری راگ (۶) میگھ راگ۔ ایک خاص مت یا طریق کے بموجب ہے۔ جس کو بھرت کہتے ہیں

II۔ بموجب برہما کے چھ راگ (۱) شری راگ (۲) بسنت راگ (۳) پنچم (۴) بھیرو (۵) میگھ (۶) نٹ نارائن ہیں

III۔ اس طرح علم موسیقی میں ایک اور سنگھتا ہے۔ جس کو نارو سنگھتا کہتے ہیں۔ اس میں چھ راگ حسب ذیل نام کے ہیں (۱) شری راگ (۲) مسالو (۳) ملہار (۴) بسنت (۵) ہنڈول (۶) کرناٹ۔

راگنیاں کُل چھتیس ہیں۔ جن میں مشہور چند درج کی جاتی ہیں۔ مال شری۔ گوڑی کیداری۔ پہاڑی۔ دیوگری۔ پٹ منجری۔ بھیروی رام کلی۔ گوڑ جری سندھوی۔ کیداری ۔ پہاڑی۔ رام کلی۔ ملہاری۔

گندھاری۔ کاموُدی۔ کلیانی سارنگی وغیرہ وغیرہ

پَون	ہوا	بیَسنتر	آگ
چِت گُپت	ان فرشتوں میں سے ایک ہے۔ جوکہ انسان کے اچھے و برے افعال کا حساب رکھتا ہے۔ پرانوں میں اس کی کتھا آئی ہے		
اِنداسنِ	راجہ اندر کا تخت۔ ہندو اتہاس کے مطابق اندر دیوتاؤں کا راجہ ہے		
جتی	وہ لوگ عارف جنہوں نے اپنے نفس پر قابو پایا ہوا ہووے		
ستی	جو راست گو ہووے۔ راستباز	سنتوکھی	قانع۔ قناعت پسند
ویر کرارے	بہادر۔ سورما	پنڈت	عالم۔ برہمن
رِکھی	ریاضت کرنے والے	جُگ جُگ	ہر زمانے کے اندر
موہنیا	جو دل کو موہت کرلیوے۔ دل کو مسخر کرنے والی۔ اِندر کے اکھاڑے کی پریاں۔ پرانے اتہاس میں ان کو اپسچرا ں بھی لکھا ہے۔ حسین عورتیں جو کسی عابد کو گرانے کے لئے یا تسخیر کرنے کے لئے سامنے آتی ہیں		
سُرگا	سرگ۔ بہشت۔ فردوس	مچھ	یہ دنیا
پیالے	پاتال لوک		
رتن	خاص قیمتی دھات۔ انمول۔ دھاتو۔ رتن۔ جواہر۔ لعل عام لفظ ہے۔ پرانی ہندو کتب میں روایت آتی ہے کہ فرشتوں یعنی۔ دیوتاؤں اور دیتوں یعنی راکھشوں میں لڑائی ہوئی۔ اور اس وقت دیوتاؤں نے ان بدکردار دشمنوں کو ناش کرنے کے لئے سمندر کو متھن کیا۔ اور اس سے چودہ رتن نکالے۔ جس کے ذریعے دشمنوں کو پسپا کیا۔ ان میں سے مشہور کلپ		

برچھ (ایک درخت جس سے جو مانگا جاوے۔ حاصل ہوتا ہے۔ اور روایت ہے کہ یہ شجر بہشت میں ہے۔ کامدھین گائے ایک گائے جو ہر کامنا یعنی خواہش کو پورا کرتی ہے۔ انسان کی دنیا کی رزق و روزی کی سب کامنا پوری ہوتی ہیں۔ دھنش۔ ایک تیر کمان تھی جس کے چلنے سے دشمنوں کی صف کی صف ختم ہو جاتی تھی۔ دراصل دھنش ایک حربہ جنگ ہے۔ جو کہ بڑے بھاری سورما اور بہادر چلا سکتے ہیں۔ امرت آب حیات جس کو پی کر انسان عمر جاوید حاصل کر لیتا ہے اور موت میں نہیں آتا۔ اسی طرح اور کئی رتن بتلائے گئے ہیں

اَٹھ سَٹھ تیر تھ ہندوؤں کے پرانے اتہاس یا مذہبی کتب میں ۶۸ بڑے بڑے مقدس مقامات یا تیر تھ بتلائے گئی ہیں

جودھ بہادر۔ جو کہ اکیلا بہادری سے لڑ سکے

مہابل جو کئی آدمیوں سے اکیلا لڑ سکے

سُورا وہ بہادر جو بے شمار آدمیوں سے اکیلا لڑ کے

کھانی چارے چار کھانیاں تمام پیدائش کی بتلائی گئی ہیں۔ یعنی جتنی تمام مخلوق خدا کی طرف سے پیدا کی گئی ہے۔ اس کو چار حصص میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ان کو چار کھانیاں کہتے ہیں۔ (۱) انڈج جو انڈے سے پیدا ہووے۔ مثلاً پرند۔ چرند۔ کیڑے۔ مکوڑے وغیرہ۔ حشرات والارض۔ (۲) جیرج جو جیر سے پیدا ہووے۔ جیر ایک پتلی جھلی کا نام ہے وہ ذی روح جو کی پیدائش کے وقت ایک جھلی میں لپٹے ہوئے ہوتے ہیں۔ مثلاً انسان۔ حیوان (۳) آدبھج جو زمین کو پھوڑ کر نکلے۔ مثلاً نباتات۔ معدنیات وغیرہ (۴) سویرج جو پسینہ سے پیدا ہووے مثلاً جوئیں وغیرہ

کھنڈ	بر اعظم
منڈل	زمین کا وہ حصہ جو کہ یکصد جوجن لمبا اور یکصد جوجن چوڑا ہووے۔ جو جن چار کوس کا ہوتا ہے
ور بھنڈا	برہمانڈ۔ ارض و سما۔ کائنات کی پھیلاوٹ
رچنا	دنیا کی بناوٹ۔ ابتدائی پھیلاوٹ واکار دنیا
بھاتی	قسم۔ انواع **جنسی** جنس۔ قسم
اُپائی	پیدا کی ہوئی **رجائی یا رضائی** رضا۔ حکم۔ اگیا

ترجمہ

اے خدا (واہگورو) آپ کا وہ دروازہ یا آپ کی درگاہ اعلیٰ کون سی ہے اور آپ کا وہ مقام (استھان) کون سا ہے۔ جس جگہ بیٹھ کر آپ تمام کائنات کی خبر گیری کرتے ہیں۔ اے مالک آپ کے دروازے پر بے شمار باجے اور ناد ہیں اور بے شمار ہی ان کے بجانے والے ہیں۔ آپ کے دروازہ پر بے شمار راگ اور بے شمار راگنیاں ہیں اور بے شمار ان کے گانے والے ہیں۔ پانی اور آگ آپ کی تعریف کر رہے ہیں۔ اور آپ کے دروازہ پر دھرم راج بھی آپ کی حمد و ثنا گا رہا ہے۔ اے ایشور چت گپت راجہ بھی (جو کہ انسانوں کے نیک و بد افعال کا حساب رکھتا ہے) آپ کی ثنا گا رہا ہے۔ جس کے لکھنے پر دھرم راج فیصلہ کرتا ہے۔ ایشر۔ برہما۔ دیوی۔ دیوتے۔ جن کو آپ نے ہی بنایا اور سجایا ہے۔ آپ کو گا رہے ہیں۔

بے شمار دیوتاؤں کو ساتھ لے کر اپنے تخت پر بیٹھا ہوا راجہ اندر بھی آپ کے دروازہ پر آپ کی توصیف کے گن گا رہا ہے۔ سمادھی لگا کر بیٹھے ہوئے سدھ لوگ بھی آپ کی تعریف کر رہے ہیں۔ اے خدا۔ دل کو لبھانے والی حوریں بہشت میں اور دوسرے طبقوں میں آپ کی حمد و ثنا گا رہی ہیں۔ آپ کے پیدا کیئے ہوئے رتن اور اٹھ سٹھ تیرتھ بھی آپ کی تعریف کے مظہر ہیں۔ اے خداوند۔ بہادر شجاع اور بڑے بڑے سورما اور تمام مخلوق جو چار کھانیوں یا حصوں میں منقسم ہے۔ آپ کی حمد میں رطب انسان ہیں۔ یعنی تمام پیدا کی ہوئی ذی رُوح و غیر ذی روح پیدائش آپ کی ثنا گو ہے۔ اس زمین کے بر اعظم و حصص و طبق و جملہ

کائنات ارض و سما جن کو آپ نے بنایا ہے اور سجایا ہے۔ آپ کیھی ثنا خواں ہے
اے خدا ذو الجلال۔ در اصل وہ ہی آپ کو گا سکتے ہیں۔ جو آپ کو منظور خاطر ہو ویں یا وہ آپ کو گا سکتے ہی۔ جو آپ کی رضا کے مستحق ہو ویں۔ جو آپ کی شفقت کے رنگ میں سر خرو ہو ویں اور کئی بے شمار لوگ آپ کی حمد و ثنا کو گا رہے ہیں۔ جو میرے خیال و تخلیل میں نہیں آ سکتے۔ نانک ان کی بابت کیا کہہ سکتا ہے۔
وہ مالک ہی سچا ہے۔ اور اس کا نام سچا ہے اور جتنی کائنات پیدا کی ہے۔ وہ ایک رنگ نہیں رہ سکتی۔ وہ ایک مالک ہی ہمیشہ رہنے والا ہے۔ انواع و اقسام کی جو دنیا بنائی ہے۔ اس کو جس طرح وہ چاہتا ہے۔ اسی طرح اسے چلاتا ہے۔ جو اس کو منظور ہوتا ہے۔ وہی کرتا ہے۔ اس پر حکومت کرنے والا کوئی دوسرا نہیں ہے۔ گورو جی فرماتے ہیں۔ وہ خداوند شاہوں کا شاہ۔ اور بادشاہوں کا بادشاہ ہے۔ اور اس کی رضا میں ہی رہنا چاہئیے

تشریح

اس پوڑھی میں ایشور واہگورو۔ خدا کو مخاطب کر کے جیسا کہ روبروئے کسی کے ہو کر آرادھنا یا پرارتھنا یا التجا کی جاتی ہے گورو صاحب نے خداوند تعالیٰ کی درگاہ باری کے روبرو ہو کر دست دعا اٹھایا ہے۔ اس حالت کو اندراسن کہتے ہیں۔ یعنی سنکھ بینستی وہ عرض جو روبرو ہو کر کی جاوے۔ اور بتلایا ہے۔ کہ سب کائنات ارض و سما تیری تعریف کر رہے ہیں اور ثنا گو ہیں۔ نیز دیوی دیوتے تیرے سے بتائے ہوئے ہیں اور تیرے ماتحت ہیں اور تمہارے ثنا خواں ہیں

پوڑھی نمبر ۲۸

مُندا سنتوکھ سرم پتٔ جھولی دھیان کی کرہِ بِھوُتِ
کِھنتھا کال کُاری کائِیا جُگتِ ڈنڈا پرتیتِ
آئی پنتھی سگل جماتی منِ جیتئے جگ جیت
آدیس تسے آدیس
آد انیل اناد اناہتِ جُگ جُگ ایکو ویس

مشکل الفاظ کے معنی

مُندرا	مندراں۔ جوگیوں کے کان کی بالیاں **سنتوکھ** قناعت۔ صبر
سرم	شرم۔ حیا۔ اس کے معنی بعض نے محنت کے بھی کئے ہیں
پتٔ	عزت توقیر۔ پت کے معنی پتر یا پچی یعنی کھپّر کے بھی لئے گئے ہیں۔ کھپّر ایک برتن ہوتا ہے۔ جس میں خیرات لی جاتی ہے
جھولی	فقراء کی بھیک مانگنے والی جھولی۔ کپڑے کی گتھی سی ہوتی ہے
بِھبھُوتِ	بھسم۔ راکھ جو کہ جوگی۔ بیراگی۔ فقیر۔ جسم پر ملتے ہیں
کِھنتھا	کفنی۔ لفی۔ جسم پر جو نیم برہنہ کپڑا لگایا جاتا ہے
کُنّآری	اس سے مراد۔ کنواری عورت لڑکی سے بھی ہے اور ایک معنی لقمہ کے بھی لئے گئے ہیں
کائیا	جسم
جُگتِ	جڑا ہوا یا جوگی
پرتیت	نشچہ۔ یقین
آئی پنتھی	جوگیوں کے بارہ فرقے ہیں۔ آئی پنتھی جوگیوں کے ایک فرقہ کا نام ہے۔ جو کہ بڑا سمجھا جاتا ہے۔ دوسرے پنتھ مثلاً راول پوج۔ گوپال چولی۔ داس پنتھ وغیرہ وغیرہ ہیں
سگل جماتی	تمام جماعتیں۔ تمام فرقے **آدیس** نمسکار۔ سلام۔ بندگی
آد	جو سب سے پہلے تھا۔ ابتدائے آفرینش میں تھا

اِنیل	بے لاگ۔ جس پر کوئی الزام نہ لگ سکے
اناد	جس کا آغاز نہ ہووے
اناہتِ	جو تغیر تبدل سے بالاتر ہووے۔ دوسر الفظ ایسا ہی اناحد ہے جو بیان نہ ہو سکے۔ یہاں دونوں معنی لئے جاسکتے ہیں
جُگ جُگ	ہر ایک زمانہ میں **ایکو ویس** ایک سروپ۔ایک بھیس۔ایک ہی شکل

ترجمہ

قناعت اور حیا کی مُندراں پہننی چاہئیں یا پہنو۔ شرم اور عزت کی جھولی بناؤ یا دوسرے معنی ہیں کہ محنت کا کھپّر اور جھولی بناؤ۔ اور خدا کی یاد کی راکھ جسم پر لگانی چاہئیے۔ موت کی کفنی اور جسم کو کنواری عورت کی طرح پاک رکھنا چاہئے۔ دوسرے معنی ہیں۔ کہ موت کا لقمہ بن جانے والے جسم کو کفنی بنایا جائے۔ اور یقین و خدائی اعتقاد کا ڈنڈا ہاتھ میں ہونا چاہئے۔ آئی پنتھی یعنی ایک فرقہ کو تمیز کا نشان نہیں بنانا چاہئے۔ دراصل پنتھ ایک ہے۔ یعنی تمام مذاہب و فرقے ایک ہی ہیں اور تمام بنی نوع انسان ہیں۔ جو شخص اپنے نفس پر قابو پالیتا ہے۔ وہ ساری دنیا کو فتح کر سکتا ہے۔ اس خداوند کو جو ابتدائے آفرینش سے پہلے تھا۔ جو بے لاگ ہے۔ جس کا آغاز نہیں اور ایک ہی حالت میں رہنے والا ہے اور ہر زمانہ میں ایک ہی بھیس میں ہے۔ میری نمسکار ہووے۔ میرا پرنام ہووے

تشریح

اس سے پہلی پوڑھیوں میں خدا کی لاانتہا قدرت و کائنات کی خبر گیری اور اس کے قادر مطلق ہونے کا ذکر آیا ہے خاص کر ۲۷ پوڑھیوں میں خداوند تعالیٰ کی حمد و ثنا کا آخری منظر دکھایا گیا ہے کہ سب پیر پیغمبر۔ دیوی دیوتے۔ ارض و سما اس کے حکم کے اندر ہیں اور جو وہ چاہتا ہے کر رہا ہے۔ اور اس کی رضا میں رہنا ہی انسانی فرض ہے۔ اور صرف ایک واحد لاشریک ذات باری کی ہی تعریف صحیح عبادت ہے۔ اس مرحلہ پر اب اس ۲۸ پوڑھی میں خیال اُ مضمون تبدیل ہوتا ہے۔ اس پوڑھی اور اگلی ۲۹ پوڑھی میں مہاجوگیوں کے فرقہ کے علامات مُندروں کفنی۔ بھبھوتی یعنی راکھ جو جسم پر لگاتے ہیں اور ڈنڈا جو ہاتھ میں رکھتے ہیں۔ ان کا استعارہ باندھ کر اُن کی اس ہیت کذائی کی تکذیب و کھنڈن کیا گیا ہے۔ ایک خیال یہ ہے کہ شری جپ جی

صاحب کا اُچارن۔ سدھوں کے فرقہ کے خاص لیڈروں سے مذہبی بحث مباحثہ میں ہوا۔ اور ان کی اس کوشش پر کہ گورو صاحب ایسے ولی اللہ ہیں اور وہ سدھ بن جاویں۔ تو اُن کے فرقہ کو تقویت ہو گی۔ گورو صاحب نے ان کے جواب میں یہ پوڑھیاں اُچارن کی تھیں اور دوسرا عام خیال یہ ہے۔ کہ گورو صاحب اس وقت کے طریقہ عبادت و ہندو دھرم کے مت متانتروں یعنی مختلف فرقوں کے طریقہ کار و اپنے بھیکھ یا ظاہری شکل کے ذریعہ مختلف فرقے قائم کرنے اور ریاضت و تکلیف جسمانی کو مذہب کا درجہ دینے کے خلاف آواز اٹھاتے رہے۔ اور چونکہ اس زمانہ میں سدھوں اور جوگیوں کا بہت زور تھا۔ گورو صاحب نے ان کے طریقہ کار۔ کان پھاڑنا۔ راکھ لگانا۔ کفنی ڈالنا اور ظاہری نشانات کا کھنڈن کیا ہے اور باطنی اوصاف سے متجلی ہونے کی تلقین کی ہے

پوڑھی نمبر ۲۹

بھگتِ گیان دئیا بھنڈارنِ گھٹِ گھٹِ واجہِ ناد
آپ ناتھ ناتھی سبھ جاکی رِدّھ سِدّھ اَورا ساد
سنجوگ وِجوگ دوئے کار چلاوہِ لیکھے آوہِ بھاگ
آدیس تِسے آدیس
آد انیل اناد اناہتِ جُگ جُگ ایکو ویس

مشکل الفاظ کے معنی

بھگتِ بھوجن۔ خوراک۔ کھانا گیان علم الٰہی
دئیا رحم ترس بھنڈارنِ خوراک تقسیم کرنے والا
گھٹ گھٹِ گھڑی ناد شبد۔ باجہ
ناتھ سوامی۔ مالک۔ بڑا مہنت۔ گدی نشین
ناتھی رعیت۔ رعایا

رِدّھ سِدّھ ردھیاں۔ سدھیاں۔ جوگیوں میں مشہور تھا۔ کہ وہ کرامات دکھاتے تھے۔ ان غیر فطرتی کاموں کا خاص رُوحانی طاقت سمجھا جاتا تھا۔ جس کو کرامات یا معجزہ کہتے ہیں۔ جوگی اس کو ردھی سدھی کہتے تھے اور یہ خیال ابتدا سے چلا آتا ہے کہ جو روحانیت کا علم رکھتے ہیں۔ وہ ایسے معجزے یا کراماتیں دکھاتے ہیں کہ جو عام انسانی عقل و طاقت سے باہر ہوتی ہیں اور اس کمال شہود کشف میں خدا تک رسائی کا اظہار کیا جاتا ہے گورو صاحب ان طریقوں کا کھنڈن کرتے ہیں۔ کہ سب خداوند تعالیٰ کی ماتحتی میں ہیں۔ جوگیوں کی مشہور ردھیاں سدھیاں گتکا۔ جادو۔ موہن۔ ہنپا برڑم۔ انجن۔ سُرمہ وغیرہ ہیں۔ کہ وہ آنکھوں میں انجن لگا کر یا جادُو طلسم سے کئی ایک ایسے کرتب کرتے تھے۔ جو کہ عام انسانی عقل سے بعید تھے۔ اور اس کو روحانیت تصور کیا جاتا ہے۔

اُورا دوسرے لوگ **ساد** سواد۔ ذائقہ۔ لطف

سنجوگ ملاپ۔ میل **وِجوگ** وِچھوڑا۔ علیٰحدگی۔ مفارقت

بھاگ حصہ

ترجمہ

علم ہی ہماری خوراک ہے۔ رحم تقسیم کرنے والا ہے۔ ہر گھڑی جو شبد یا شنکھ بج رہا ہے۔ وہ ہمارا نادیا باجہ ہے۔ خداوند ہمارا سب سے برا مہنت اور گدی نشین ہے اور باقی سب دنیا اس کی رعایا ہے۔ کرامات و معجزے عام دوسرے لوگوں کے لئے ذائقہ رکھتے ہیں۔ ہمارے لئے دنیا میں سنجوگ یعنی ملاپ اور وجوگ یعنی وچھوڑا جدائی ہیں اور سب کو حساب کے بموجب حصہ دیتے ہیں۔ یعنی دنیا کا کارخانہ چلانے میں ملاپ اور جدائی ہی اپنے اپنے افعال نیک و بد کے بموجب ہر ایک کو حصہ دے رہے ہیں۔ اس خدا کو جو کہ ابتداء سے ہے۔ جو بے لاگ ہے جن

میں تغیر و تبدل نہیں ہوتا۔ ہر زمانہ میں ایک بھیس رہتا ہے۔ ہمار اسلام و پر نام ہے

تشریح

اس پوڑھی میں جوگیوں کے بھنڈارے کی نکتہ چینی کی گئی ہے اور ان کے ساز و سامان کا کھنڈن کر کے خدا کی طرف رجوع ہونے کی تلقین کی گئی ہے

پوڑھی نمبر ۳۰

ایکا مائی جُگت وِیائی تِنِ چیلے پَروانُ

اِک سنساری اِک بھنڈاری اِک لائے دِیبان

جِو تِس بھاوے تِوے چلاوے جِو ہووے فُرمانُ

اوہُ ویکھے اونا ندرِ نہ آوے بُہتا اِیہہ وِڈانُ

آدیس تِسے آدیس

آد انیل اناد اناہتِ جُگ جُگ ایکو ویس

مشکل الفاظ کے معنی

ایکا ایک۔ واحد **مائی** مایا۔ قدرت۔ شکتی۔ لیلا۔ ظہور

جُگت مل کر۔ جُڑ کر کے **ویائی** پرسُوت ہوئی۔ جنم دیا

تنِ چیلے تین ظہور۔ برہما۔ وشنو۔ شوجی۔ تین بڑے ظہور ایشوری مانے گئے ہیں۔ جو کہ دنیا کا کام چلاتے ہیں۔ ہندو مذہبی کتب میں خدا کی قدرت کو شکل میں تسلیم کر کے ان کو یہ نام دئے گئے ہیں اور ان کی پرستش کی جاتی ہے اور استعارہ اس طرح پُرانوں کی کتھا میں باندھا گیا ہے۔ کہ خدا یا برہم کا اپنی قدرت سے میل ہوا تو برہما۔ شو۔ وشنو پیدا

ہوئے۔ ان کی استری سر سوتی۔ پاربتی اور لکشمی ہیں۔ برہما پیدا کرنے والا ہے اور سر سوتی تمام سنسار یا دنیا کی ماتا ہے۔ اس طرح شوجی کی استری پاربتی ہے۔ اس کا نام چنڈی یا دُرگا دیوی بھی ہے۔ جن کے ہاتھ میں تلوار ہے۔ جو کہ گنہگاروں کا ناش کرتی ہے۔ اسی طرح لکشمی ویشنوجی کی استری مانی گئی ہے۔ جو کہ پرورش کرتا ہے اور تمام مال۔ دھن۔ دولت کا بھنڈاری ہے۔ چنانچہ لکشمی تمام دنیا کو مال۔ دھن۔ دولت دیتی ہے۔ اس خیال و بھاؤ کے ساتھ ان کی پوجا کی جاتی ہے

پَروانٔ پرمان۔ پیدا ہوئے یا منظور کئے **سنساری** پیدا کرنے والا برہما

بھنڈاری پرورش کرنے والا وشنوجی **دِیبان** دیوان لگانے والا۔ سزا دینے والا۔ شوجی

فُرمانٔ حکم **اَوہَ** برہم۔ ذات الٰہی۔ خدا

وِڈان حیرانگی۔ آشچرج

ترجمہ

خدا کی قدرت کا خدا سے میل ہوا۔ تو تین چیلے (برہما۔ وشنو۔ شو) پیدا ہوئے۔ ایک سنسار یا دنیا کو پیدا کرتا ہے۔ ایک پرورش کرتا ہے اور ایک عدل کرکے سزا دیتا ہے۔ خداوند تعالٰی کو جس طرح منظور ہوتا ہے۔ ان سے کام لیتا ہے۔ وہ خدا ان کو دیکھتا ہے لیکن وہ اس کو نہیں دیکھتے۔ یہ بڑی حیرانگی کی بات ہے۔ اس لئے میرا اس خدا کو ہی جو ابتدائے آفرینش سے ہے۔ جو کہ بے لاگ ہے تغیر و تبدل میں نہیں آتا۔ جو ایک بھیس ہے۔ سلام و پرنام ہے

تشریح

پہلی دو پوڑھیوں ۲۸،۲۹ میں جوگیوں کے طریق عبادت و ساز و سامان و ردھیوں کا کھنڈن کیا گیا ہے۔ اور ایک واہگورو کو پرنام کیا ہے۔ اس پوڑھی میں دوسرے مت کے متعلق ذکر ہے۔ اس پوڑھی میں دیئے گئے گیان کے دو بھاؤ یا معنی لئے ہیں ایک تو سابقہ کی طرح ہے۔ کہ جس طرح جوگیوں کو سکھشا یا ہدایات دی گئی ہے اسی طرح وشنو و شوجی کے مت کے پیرو کاروں کو جن کا دکھن و پورب علاقہ میں زور تھا۔ یہ ہدایت دی گئی ہے کہ خدا خود ہی سب کچھ کر رہا ہے اور سب کائنات اسی کی کھیل ہے۔ کسی دیوی دیوتے یا اور کسی طاقت کا اس سے

سروکار نہیں۔ دوسرا اس خیال کی جو ہندوؤں میں رائج ہے کہ دُنیا کس طرح ہستی میں آئی اور اس دُنیا کا نظام کس طرح چلتا ہے۔ گورو صاحب نے اس پوڑھی میں اس کی قدرت و نظام کا ذکر کیا ہے

پوڑھی نمبر ۳۱

آسن لوئے لوئے بھنڈار جو کچھ پایا سو ایکا وار
کرِ کرِ ویکھے سرِجنہار نانک سچے کی ساچی کار
آدیس تسے آدیس
آد انیل اناد اناہت جُگ جُگ ایکو ویس

مشکل الفاظ کے معنی

آسن — آسن۔ جگہ۔ استھان۔ مقام

لوئے لوئے — ہر ایک لوک میں ہر طبق میں۔ ہر حصہ کائنات میں

سرِجنہار — پیدا کرنے والا — کار — کام۔ فعل

ترجمہ

خدا کا مقام تمام طبقوں میں ہے۔ یعنی وہ تمام کائنات میں پھیلا ہوا ہے اور اس کا خزانہ بھی تمام طبقوں اور کائنات میں ہے۔ جو اس نے اپنے خزانہ میں ذخیرہ جمع کیا ہے۔ وہ ایک ہی دفعہ کر دیا ہے۔ (اور اس میں کمی نہیں ہو سکتی) وہ خود پیدا کرنے والا اور پرورش کرنے والا ہے اور نانک جی کہتے ہیں۔ کہ اس سچے کے سچے فعل ہیں اس خدا کو میرا پرنام ہے۔ جو کہ ابتدائے دنیا سے تھا۔ جو کہ آغاز میں نہیں آتا۔ جو کہ گنتی میں نہیں آتا یا جو بے لاگ ہے اور ہر زمانہ میں ایک ہی جیسا ہے۔

تشریح

اس پوڑھی میں بتلایا گیا ہے۔ کہ وہ خدا برہم کہاں رہتا ہے اور اس طرح بغیر دیکھے جانے کے کام کس طرح چلا رہا ہے اور کہ در اصل وہ خود پیدا کرنے والا ہے۔ اور خود ہی بھنڈاری ہے۔ پرانوں میں کتھا ہے کہ وشنو جی کھیر سمندر میں رہتے ہیں۔ شوجی ایک پربت یا پہاڑ پر رہتے ہیں۔ چنانچہ اس پوڑھی میں سابقہ پوڑھی کے خیال کو ساتھ ساتھ لیتے ہوئے خدا کو سرب ویاپک یعنی ہر سو پھیلا ہوا ہے۔ بتلایا ہے (All pervading) یعنی تمام ارض و سما میں سمایا ہوا ہے۔ طاقت کل و قادر مطلق ہے اس کو کسی کی امداد کی ضرورت نہیں۔ کسی ایک مقام پر محدود نہیں

پوڑھی نمبر ۳۲

اِکدُو جیبھو لکھ ہوہہِ لکھ ہووہِ لکھ وِیس

لکھ لکھ گیڑا آکھیئے ایک نام جگدِیس

ایت راہِ پت پوڑیآ چڑھیے ہوئے اِکیس

سُن گلا آکاس کی کیٹا آئی رِیس

نانک ندری پایئے کوڑی کوڑے ٹھیس

مشکل الفاظ کے معنی

جیبھو زبان — لکھ وِیس بیس ہزار

گیڑا چکر — جگدیس جگت کا مالک۔ خدا۔ دنیا کا مالک

ایت راہِ خدا کے نام کا راستہ — پتِ پتی۔ سوامی۔ مالک۔ برھم

پوڑیآ پوڑھیاں۔ سیڑھیاں۔ منزلیں۔ ابتدائی مراحل

اِکیس ایک خدا کی سرائی یا پراپتی **گلا** باتیں۔افعال

آکاس آسمان۔اونچی منزل۔منزل عارفانہ۔برہم گیان

کِیٹا ناچیز۔چھوٹی عقل والے۔بھیکھی **ندری** نگاہ عاطفت۔دیادرشٹی۔نظرالتفات

کُوڑی جھوٹے

کوُڑے ٹھِیس جھوٹی گپ۔لاف زنی

ترجمہ

اگر میری ایک زبان کی لاکھ زبانیں ہو جاویں۔اور پھر ہر ایک لاکھ کی بیس بیس لاکھ زبانیں ہو جاویں اور ہر ایک زبان کے ساتھ لاکھ لاکھ بار اس دنیا کے مالک خداوند کا ورد کیا جاوے۔تو بھی اس راستہ پر چلتے ہوئے اور عقیدت کی سیڑھیوں پر چڑھ کر یا روحانیت کے علم کے مراحل طے کر کے اس مالک کی رسائی ہوئی مشکل ہے۔نیز اس مالک کی آسمانی یعنی اونچائی سُن کر یا اس منزل عارفانہ یا برہم گیان کی بات سُن کر معمولی چھوٹی عقل والے اگیانیوں کو بھی ویسا کرنے کا یا کہنے کا خیال آجاتا ہے یا وہ بھی ریس کرنے لگ پڑتے ہیں۔نانک جی کہتے ہیں۔کہ واہگورو یا خدا تو صرف اپنی نظر عاطفت سے ہی مل سکتا ہے۔باقی سب جھوٹے اور بھیکھی (دھوکا کرنے والے فریبی لوگ) لوگوں کی لاف زنی اور گپ ہے

تشریح

اس پوڑھی میں خدا کے ملنے کا سادھن یا طریقہ بتلایا گیا ہے اور ساتھ ہی پھو کے گیان کا کھنڈن بھی کیا ہے۔برہما۔شوشنو۔گورکھ ناتھ آد کے مت طریق کا ذکر کرتے ہوئے اس پوڑھی میں گوُروجی نے محض ایک خدا واحد لاشریک کی پرستش کی تلقین کی اور کہا ہے کہ لکھو کہا زبانیں ہوں تو بھی کہنا مشکل ہے۔نیز اس راستہ حق کی کئی منزلیں ہیں

پوڑھی نمبر ۳۳

آکھنِ جور چُپے نہ جور جور نہ منگنِ دینِ نہ جور
جور نہ جیون مرن نہ جور جور نہ راجِ مالِ منِ سور
جور نہ سُرتی گیانِ وِیچارِ جور نہ جُگتی چھٹے سنسار
جِس ہتھ جور کر ویکھئے سوئے نانکؔ اُتم نیچ نہ کوئے

مشکل الفاظ کے معنی

آکھنِ کہنا
جور زور۔ تران۔ طاقت
چُپے خاموشی
منگنِ مانگنا
دینِ دینا
سور ارادہ کرنااور ارادہ ترک کردینا۔ اس کے لئے ہندی کا لفظ سنکلپ ووِ کلپ ہے۔ یعنی ارادہ باندھنااور ارادہ ترک کرنا
سُرتی سرت سے ہے۔ سرت کے معنی ہے بیداری۔ دماغی جاگرت۔ مراد بیداری سے ہے۔ آتمک جاگیرتی۔ سُرتی کے معنی شرتی کے ہیں۔ جوکہ علم الٰہی سے مراد ہے۔
جُگتی لفظ یُگتی بھی ہے۔ طریقہ۔ حکمت عملی۔ پالیسی
اُتم اعلیٰ خاندان۔ اُونچا ہونا
نیچ رذیل قوم سے۔ چھوٹادرجہ والا۔ کمینہ

ترجمہ

انسان میں نہ کہنے کی طاقت یازور ہے اور نہ خاموش رہنے کی بھی طاقت ہے۔ نہ مانگنے کی طاقت۔ نہ دینے کی طاقت۔ نہ انسان اپنی طاقت سے زندہ رہ سکتا ہے نہ انسان اپنی طاقت

سے مر سکتا ہے۔ نہ انسان اپنی طاقت سے راج و مال متاع لے سکتا ہے اور نہ اپنی طاقت سے کوئی ارادہ باندھ سکتا ہے۔ نہ ترک کر سکتا ہے۔ اور نہ اپنی طاقت سے علم الٰہی حاصل کر سکتا ہے۔ اور نہ اُس میں اِس کے سمجھنے کی طاقت ہے نہ اُس میں اِس دنیا سے مخلصی پانے کی کوئی طاقت یا طریقہ ہے۔ صرف ایک خدا کے ہاتھ میں سب طاقت ہے۔ اس مالک نے ہی سب دنیا بنائی ہے۔ اور وہ ہی اس کی نگہبانی کرتا ہے۔ یعنی سب طاقت اس مالک کے ہاتھ میں ہے۔ اور وہ ہی نگہداشت کر رہا ہے۔ نانک جی کہتے ہیں کہ اپنے زور طاقت سے کوئی اعلیٰ یا ادنیٰ نہیں بن سکتا۔ وہ خود ہی اچھا یا بُرا بنانے والا ہے۔ دوسرے معنی یہ بھی ہو سکتے ہیں کہ سب انسان برابر ہیں۔ کوئی اُتم یا نیچ یعنی اعلیٰ یا ادنیٰ نہیں ہے۔ لیکن پہلے معنی خیال کے زیادہ مطابق ہیں

تشریح

اس پوڑھی میں سابقہ آخری لائن کے خیال کو مزید لیا گیا ہے کہ انسان بالکل ناچیز ہے۔ وہ عاجز ہے۔ خدا کی نظر کرم کے بغیر کوئی اپنے جپ تپ یعنی عبادت و ریاضت کے زور پر محض اس کو حاصل نہیں کر سکتا۔ انسان خود کچھ نہیں کر سکتا۔ وہ خود ہی طاقت کل و قادر مطلق ہے

پوڑھی نمبر ۳۴

راتی رُتی تھِتی وار پون پانی اگنی پاتال
تِس وِچ دھرتی تھاپ رکھی دھرمسال
تِس وِچ جیہ جُگتِ کے رنگ تِن کے نام انیک اَننتؑ
کرمی کرمی ہوئے وِیچار سچّا آپِ سچّا دَربار
تِتھے سوہن پنچ پروان نِدری کرمِ پوئے نیسان
کچ پکائی اَوتھے پائے نانکَ گیا جاپے جائے

مشکل الفاظ کے معنی

راتی دن۔ رات

رُتی رُت۔ موسم۔ چھ موسم ہیں۔(۱) بسنت (۲) گریکھم (۳) برسات (۴) شرد (۵) سمنت (۶) ششتر۔ یہ ہندو دھارمک کتابوں میں لکھے گئے۔ ویسے چار مشہور ہیں۔ گرما۔ سرماں۔ خزاں۔ بہار

تھِت وہ حصہ جو چاند کے کم و بیش ہونے پر منقسم ہے۔ یہ پندرہ ہیں۔

۱۔ایکم ۲۔دوج ۳۔تیج ۴۔چوتھ ۵۔ پنچمی

۶۔ کھشٹی ۷۔ سپمتی ۸۔اشٹمی ۹۔نومی ۱۰۔دسمی

۱۱۔ایکادشی ۱۲۔دوادشی ۱۳۔تردوشی ۱۴۔چودس 15۔اماوس یا پورنماشی

وار دن۔ سات ہیں۔ سوموار۔ منگل وار۔ بدھ وار۔ ویروار۔ شکروار۔ سنیچروار۔ ایت وار

دھرتی زمین۔ دنیا

تھاپ رکھی مقرر کی گئی

دھرمسال دھرم کی جگہ **اَننتُ** جو گنتی میں نہ آسکے

کرمی کرم کے بموجب۔ افعال کے مطابق

سوہن اچھے لگتے ہیں۔ خوبصورت معلوم ہوتے ہیں شوبھا پاتے ہیں

پنچ جو پانچ اندریوں پر قابو پاوے۔ کام۔ کرودھ۔ لوبھ۔ موہ۔ اہنکار یعنی شہوت۔ غصہ۔ لالچ۔ محبت اور غرور پر جس کو قابو ہووے

نِدری مہربانی۔ نظر مہر **نیسان** نشان۔ موہر

کچ پکائی کچے پکے۔ جھوٹے سچے۔ اصلی و نقلی۔ ست دھرمی و پاکھنڈی

اُوتھے پائے پرکھا جاتا ہے۔ مطلب یہ کہ سچے اور جھوٹے کا امتحان ہوتا ہے

ترجمہ

اس خدا (واہگورو) نے دِن رات۔ موسم۔ تھِت وار۔ ہوا۔ پانی۔ آگ اور چودہ طبق (یعنی یہ دنیا اور دوسری دنیا) بنا کر زمین کو دھرم کی جگہ مقرر کیا ہے۔ یعنی اس زمین پر فرائض و دھرم کی تکمیل ہوتی ہے۔ اس زمین میں کئی قسم کے جیو یا انسان رہتے ہیں اور ان کے نام بہت اور بے شمار ہیں۔ سب کا اپنے اپنے افعال کے مطابق فیصلہ ہوتا ہے۔ اور یہ فیصلہ سچے ایشور کی سچی درگاہ میں کیا جاتا ہے۔ جن کے اوپر اس مالک کی نگاہ ہوتی ہے۔ یا جن کے مستک پر اس خدا کی مہربانی کا نشان ہوتا ہے۔ وہ ہی اس واہگورو کی درگاہ میں عزت و شوبھا پاتا ہے اصلی و نقلی اس جگہ پر جا کر پرکھے جاتے ہیں۔ گورو صاحب کہتے ہیں۔ کہ آگے جا کر جیسا کوئی ہوتا ہے۔ وہ معلوم ہو جاتا ہے اور اس کا نرنہ ہو جاتا ہے یا فیصلہ ہو جاتا ہے

تشریح

شری جپ جی صاحب کے پہلے مول منتر یا اسم اعظم کی تشریح اور اس کے بعد اس ۳۴ پوڑھی تک اسی مول منتر کی تعریف ایک اور واحد ذات باری کی طاقت کل داس کے حصول و دیدار کے طریقہ کار و عام مت متانتروں کے پھوکے طریقوں کی وضاحت و تکذیب اور محض اس مالک کی نظر عاطفت و کرم کی ضرورت اور اس کے دربار عالی میں پیر پیغمبر دیوی دیوتاؤں کے کئی منظر دکھائے گئے ہیں اور اس خدا ذوالجلال کی بے شمار برکتوں اور لاانتہا طاقتوں کا ذکر کیا گیا ہے اور بالآخر اس کی رضا میں رہنے کی تلقین کی گئی ہے۔ اور اسی سے نجات ابدی و مکتی کا راستہ بتالایا گیا ہے۔ کہ اس راستہ کی بہت سی کڑی مثالیں ہیں اور کئی سیڑھیاں ہیں۔ جس کے طے کرنے پر علم الٰہی کے حصول اور اس کے دیدار کا دروازہ کھل سکتا ہے۔ چنانچہ اس تمام سکھشایا تلقین سے انسانی کیرکٹر کو اس درجہ تک پہنچایا جانا ضروری ہے۔ باقی محض خالی فلسفہ یا گیان یا ریاضت تپ وغیرہ کام نہیں دیتے۔ اب ان چار پوڑھیوں ۳۴۔۳۵۔۳۶۔۳۷ میں اس معراج کی تلقین وضاحت سے کی گئی ہے۔ جس سے انسان اصلی سونا بن کر کندن کی طرح دمک کر اس درجہ تک پہنچ سکتا ہے۔ جو کہ اس ذات باری خداوند تعالیٰ کی باریابی سے تعلق رکھتا ہے۔ اور جیو یا روح تمام جنم مرن کے چکر سے مسئلہ تناسخ کے بموجب مخلصی پا جاتا ہے یا ویسے روح تمام آلائشوں سے پاک و صاف ہو کر اس اصلی معراج تک پہنچ جاتی ہے۔ جو کہ آخری منزل مقصود انسانی جامہ و روح کے لئے ہے اور جس سے دنیاوی زندگی کے بجائے ابدی زندگی و بارگاہ عالی میں رسائی مل سکتی ہے۔ جس کا ذکر انسانی عقل و فراست سے بہت بالاتر ہے اور انسانی دل و دماغ میں لانا ناممکنات سے ہے۔ بلکہ اس کی ضیائے و روشنی سے عقل کی آنکھیں چوندھیا کر بند

ہو جاتی ہیں اور اس پردۂ غیب کی حقیقت کو کوئی نہیں پا سکتا۔ ان چار پوڑھیوں کے اصلی خیال و ماہیت کو تو سوائے گورونانک دیو جی کے اور کوئی نہیں جان سکتا۔ لیکن عام دو خیال عقلیہ طور پر لئے گئے ہیں۔ ایک تو یہ ہے۔ کہ ان چار پوڑھیوں میں گورو مہاراج نے اس دنیا میں چل رہے طریق اور قدرت کے پسارا و پھیلاوٹ میں خدائی نظام کو بتلایا ہے۔ جس کے اندر دھرم کی تکمیل کے لئے روحیں مختلف کاموں میں جڑی ہوئی ہیں۔ اور اس میں سچے جھوٹے پرکھے جاتے ہیں اور اس دنیا کے مراحل دھرم کے علاوہ اگلی منزل میں انسان ایسی جگہ پہنچتا ہے۔ جہاں کہ اس کے دماغ کی کیفیت اتنی اونچی ہو جاتی ہے۔ کہ اس کو دنیا کا تمام نظام نظر آنے لگ جاتا ہے۔ اور اس سے اگلی منزل پر بھی اور بھی اتنی روشنی مل جاتی ہے۔ کہ صرف اندر کا ہی دھیان ہو جاتا ہے۔ باہر کی کیفیت ختم ہو جاتی ہے۔ درجہ کمال پہنچ جاتا ہے۔ باہر کے اعضائے کوئی کام نہیں کرتے۔ انسان خدا کے نزدیک ہو جاتا ہے۔ اس سے اگلی منزل میں وہ مرحلہ آ جاتا ہے۔ جب کہ تمام کرم و افعال کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ اور اس ابدی و لابدی روشنی میں ملاپ ہو جاتا ہے۔

دوسرا خیال ہے کہ گورو مہاراج نے خدا کی خدائی کا اتنا کچھ ذکر کر کے اس کی درگاہ باری کا منظر ان پوڑھیوں میں کھینچا ہے۔ کہ اس دنیا سے اگلی دنیا وہ کھنڈیا جسے جہاں کہ اس فانی دنیا سے نکل کر لافانی طبقہ میں انسان یا روح داخل ہوتی ہے۔ کیا ہیں اور وہ کھنڈیا مسکن کیسے ہیں۔ دوسرے الفاظ میں اس فانی دنیا کے علاوہ آگے اور ایسی جگہ ہیں۔ جن کا نقشہ اس کیفیت کو ظاہر کرتا ہے جو کہ ۳۵، ۳۶، ۳۷ پوڑھی میں دکھائی گئی ہے۔ اور اس طرح انسان کو اس برہم خدا کے حاصل کرنے کی منزلیں ظاہرہ طور پر دکھائی گئی ہیں۔ زیادہ تر خیال یہ ہے۔ کہ گورو صاحب نے انسان کو ان کڑی منزلوں سے آگاہ کیا ہے جو کہ خدا کی رسائی کے لئے ضروری ہیں۔ اور جن سے متصف ہونے سے ہی انسان اپنی نجات یا مکتی کا حقدار ہو سکتا ہے یا کم از کم خیال کر سکتا ہے۔ محض شفاعت یا کسی ایک لحاظ یا کام سے یا کسی جوڑ میل سے اس کو حاصل کرنے کا خیال ٹھیک نہیں۔ دراصل انسان کو اپنے آپ ان اوصاف سے بہرہ اندوز ہونا چاہیئے اور اپنی حالت یا اوستھا کو فرائض کی تکمیل یعنی دھرم سے آگے گیان۔ شرم اور افعال کی پختگی حاصل کر کے سچ کھنڈیا بارگاہ باری میں داخل ہونا چاہیئے۔

بادی النظر میں جیو کو سکھشا دی گئی ہے اور وہ اس طرح سے ان مراحل کو طے کریں۔ اور اس میں تمام گیان اور علم الٰہی کا تت جیون ہے۔ یعنی نچوڑ ہے۔ آخری پوڑھیاں بہت مشکل ہیں۔ جن کے طے کرنے پر ہی انسان کا کچھ بن سکتا ہے۔ اور خدا کی نظر مہر و نگاہ عاطفت کا مستحق

ہو سکتا ہے۔

۳۸ پوڑھی میں انسانی جامہ کو کُندن بنانے کی اور روحانی جامہ حاصل کرنے کے لئے جس بناوٹ یا سادھنا کی ضرورت ہے وہ بتلائی گئی ہے۔ جس کا ذکر اس کی تشریح میں کیا جاوے گا اور آخری شلوک جڑاؤ کے طریق پر ہے۔ جس کو اُپ سنگھار کہتے ہیں۔ تاکہ تمام روحانی جامہ سج سجا کر نورانی شکل میں مکمل ہو جاوے

پوڑھی نمبر ۳۵

دھرَم کھنڈ کا ایہو دھرم گیان کھنڈ کا اکھہو کرم

کیتے پون پانی ویسنتر کیتے کان مہیس

کیتے برمے گھاڑت گھڑیئے رُوپ رنگ کے ویس

کِیتیا کرم بھُومی میر کیتے کیتے دُھو اُپدیس

کیتے اِند چند سُور کیتے کیتے منڈل دیس

کیتے سِدھ بُدھ ناتھ کیتے کیتے دیوی ویس

کیتے دیو دانو مُنِ کیتے کیتے رتن سُمند

کِیتیا کھانی کِیتیا بانی کیتے پات نرِند

کِیتیا سُرتی سیوک کیتے نانکَ انتئَ نہ انتئَ

مشکل الفاظ کے معنی

دھرَم کھنڈ — یہ دنیا جہاں فرائض بجالاتے ہیں۔ بھارت ورش کے بھی معنی لئے گئے ہیں یہی دھرَم استھان ہے

گیان کھنڈ — وہ حالت یا جگہ جہاں گیان یا علم الٰہی حاصل ہو جاتا ہے

کان شری کرشن کا ایک نام ہے مہیس شیو جی کا نام ہے

برمے برہما

گھاڑت گھڑیئے سرشٹی کی رچنا کی جاتی ہے۔ دنیا بنائی جاتی ہے

کرم بھومی بھومی معنی زمین۔ جگہ۔ جہاں کرم یا فعل کیا جاوے۔ دھرتی

میر اسمیر پربت۔ اس پہاڑ کے متعلق روایت ہے کہ وہاں دیوتے سکونت پذیر ہیں۔ اس کو بڑا پوتر مانا گیا ہے

دُھو دھرو بھگت۔ دھرو بھگت کے نام پر ایک ستارہ مشہور ہے۔ دھرو کی کتھا اس طرح ہے۔ کہ ایک راجہ کا لڑکا تھا۔ اور اپنی سوتیلی ماں کے طعنہ سے جنگل میں چلا گیا۔ ایک کتھا یہ بھی ہے کہ اس کی والدہ کو راجہ نے نکال دیا۔ وہ جنگل میں رشیوں کے پاس تھی اور پہلے سے حاملہ تھی۔ وہاں اس کا لڑکا پیدا ہوا۔ رشی نے اس کا نام دھرو رکھا۔ دھرو کے معنی ہے۔ پکّا۔ پختہ۔ جو قائم رہے۔ استھر رہے۔ بہر حال دھرو نے جنگل میں رہ کر نارد منی رشی کے اُپدیش کے مطابق خدا کی بہت عبادت کی۔ سب کچھ چھوڑ دیا۔ دنیا کی کوئی خبر نہ رہی۔ خدا کی نظر کرم اس پر ہوئی اور اس کو ایک ستارے کی حکومت دی گئی۔ جس کا نام دھرو ستارا ہے

اِند راجہ اندر چند چاند

سُور سورج منڈل براعظم

دیس ملک دیو دیوتے

دانو راکھشس

مُنِ مُنی سے مراد ہے۔ لفظ رشی عام فہم ہے۔ جو کہ علم الٰہی کا واقف ہووے۔ زیرک۔

جو پہلے وقتوں میں وید کے واقف تھے۔یا ویسے علم الٰہی سے واقف تھے۔ان کو رشی کہتے تھے

مثلاً نارد رمُنی اس طرح مُنی۔جو من کی تپسیا کرنے والے ہوویں۔ مثلاً دریا سامُنی تھا۔اسی طرح برہم رشی ہے۔جو برہم یعنی خدا کی رسائی کا علم رکھتا ہووے۔ مثلاً دیاس جی۔وششٹ جی۔ایک راج رشی ہوتے ہیں۔ مثلاً راجہ جنک۔ اسی طرح رکھی اور پتی ہیں

کھانی چار کھانیاں اوپر درج کی گئی **بانی** آواز۔بولیاں

پات بادشاہ

نرند نرندر راجہ۔جو راجہ اندر کی طرح بڑا راجہ ہووے۔اس کو نرندر کہتے ہیں

ترجمہ

دھرم کھنڈ کا دھرم بتلایا گیا ہے۔اب گیان کھنڈ کا دھرم بتلاتے ہیں۔گیانی کو یا علم معرفت کے عارف کو اس حالت میں ہو۔پانی۔آگ کے کئی دیوتا۔کئی کرشن کئی مہادیو یعنی شیو جی نظر آتے ہیں کئی برہما دنیا کے پیدا کرنے والے اور کئی قسم کی دنیا روپ رنگ والی نظر آتی ہے۔کتنے ہی بھارت ورش اور کتنی دھرتیاں اور کئی سمیر پربت نظر آتے ہیں۔اسی طرح کئی دھرو بھگت اور کئی اپدیش کرنے والے نارو منی نظر آتے ہیں اندر راجے۔کئی چاند۔کئی سورج ۔کئی برا عظم اور کئی ممالک نظر آتے ہیں اسی حالت میں کئی سدھ کئی بدھ۔کئی ناتھ اور کتنے ہیں دیوتاؤں کے سروپ نظر آتے ہیں۔کئی دیوتے۔کئی بادشاہ و راجے نظر آتے ہیں۔کئی گیانی۔کئی خدا کے عابد یا ایشور بھگت نظر آتے ہیں۔گورو جی کہتے ہیں جن کا کوئی حساب نہیں۔ گیانی یا وہ انسان جو اس درجہ پر پہنچا ہوا ہووے۔ان سب کو اپنے علم الٰہی سے دیکھ لیتا ہے

تشریح

پوڑھی نمبر ۳۴ میں دھرم یا فرض کی تکمیل جو اس دنیا میں رہ کر کی جاتی ہے۔بتلائی گئی ہے۔اس پوڑھی میں اگلی منزل گیان یا وچار یا علم الٰہی کی واقفیت کے درجہ کا ذکر ہے کہ اس حالت میں کیا ہوتا ہے۔اس میں گورو صاحب نے جگیاسو (وہ انسان جو کہ علم الٰہی کی جستجو میں

ہے) کی حالت بیان کی ہے کہ جب یہ درجہ حاصل ہو جاتا ہے۔ تو اس کو انیک یا بے شمار دیوی دیوتے نظر آتے ہیں اور کئی اصل تت اور نور نظر آتے ہیں۔ مراد کیا۔ اس کو تمام سنسار کی اور خدائی نظام کے متعلق روشنی ہو جاتی ہے۔ عام لفظ جو اس حالت کے متعلق برتا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ کپاٹ کھل جاتے ہیں۔ یعنی اندر روشنی ہو جاتی ہے۔ اور وہ دقیق مسائل اور قدرت کے باریک پردۂ راز کے مسئلوں کا انکشاف ہو جاتا ہے

پوڑھی نمبر ۳۶

گیانِ کھنڈ مہہ گیان پرچنڈ تِتھے ناد بِنود کوڈ انند

سرم کھنڈ کی بانی رُوپ تِتھے گھاڑت گھڑیئے بُہت انُوپُ

تا کِیا گلاؔ کِتھیا نا جاہِ جَے کو کہے پِچھّے پُچھتاہِ

تِتھے گھڑیئے سُرتِ متِ منِ بُدھِ

تِتھے گھڑیئے سُرا سِدھا کی سُدھِ

مشکل الفاظ کے معنی

پرچنڈ	زبردست۔ تیز	ناد	شبد
بِنود	بلاس۔ خوشی۔ آنند	کوڈ	کروڑہا

سرم کھنڈ وہ حالت جب کہ پاپ کرنے سے شرم آتی ہے یا جو تشریح میں بتلائی گئی ہے

بانی	وہار۔ بیوپار	تِتھے	وہاں
گھاڑت گھڑیئے	بناوٹ بنائی جاتی ہے	انوپُ	بے مثال
گلاؔ	باتیں	سُرتِ	برتی۔ توجہ۔ دماغی یکسوئی
متِ	عقل۔ بدھی	منِ	چت
بُدھِ	عقل	سُدھِ	دھیان۔ عقل

ترجمہ

گیان کھنڈ میں گیان ہی تیز ہے۔ وہاں بھی کروڑہاناداور آنند ہیں۔ آگے سرم کھنڈ کا بیان چلتا ہے۔ اس سرم کھنڈ کا آچار بیوہار یعنی طریق نہایت سُندر ہے۔ جہاں پر بہت عجیب بناوٹ گھڑی جاتی ہے۔ سرم کھنڈ میں رہنے والے لوگوں کی مہمایا بڑائی بیان نہیں ہو سکتی۔ جو کوئی بیان کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ وہ پیچھے پچھتاتا ہے۔ وہاں برتی عقل۔ دل۔ دماغ کی اصلاح کی جاتی ہے اور وہاں پر ہی دیوتاؤں اور سدھیوں کی عقل یا بدھی سدھاری جاتی ہے یا اس کی جلا کی جاتی ہے۔

تشریح

یہ تیسری منزل ہے۔ دھرم کھنڈ میں فرائض کی جائز طریق پر تکمیل کی گئی اور دھرم کو بجالایا گیا۔ گیان کھنڈ میں ذہنی ودماغی طاقت اتنی اونچی ہوگئی۔ کہ سب سنسار ونظام قدرت کا پتہ لگ گیا۔ اور کئی دیوی دیوتے۔ کئی طبق۔ کئی ارض وسما اس حالت علم الٰہی میں نظر آنے لگے۔ لیکن یہ کیفیت بہرحال اس علم وگیان یعنی واقفیت نظام قدرت تک تھی۔ لیکن آگے چل کر ایسی حالت پیدا کرنی ضروری ہے۔ کہ دھرم یا فرض یا علم کے جاننے۔ اور بجالانے کے لئے وچار۔ سوچ۔ دل ودماغ کا لگانا ضروری نہ رہے۔ تیسری منزل یا سرم کھنڈ وہ ہے جس سے ایسا علم ایسا دھرم سبھاؤ میں داخل ہو جاوے۔ وہ خود اندر کا جزو بن جاوے۔ کسی سوچ وبچار کام یا خیال کی ضرورت نہ رہے۔ بلکہ خود اندر کام کرنے لگ پڑے۔ چنانچہ سرم کھنڈ وہ اوستھا ہے۔ یا وہ مقام ہے۔ جہاں پہنچ کر اندریوں کو باہر کی طرف سے ہٹا کر اندر کی طرف جوڑ دیا جاتا ہے۔ بیرونی اعضائے کو چنداں کام نہیں کرنا پڑتا۔ اس کو سنکچت اوستھا کہتے ہیں اردو میں حالت استغنا کہا جاتا ہے

پوڑھی نمبر ۳۷

کرم کھنڈ کی بانی جور تتھے ہور نہ کوئی ہور

تتھے جودھ مہابل سُور تن مہہ رام رہیا بھرپُور

تتھے ستیو ستیا مہما ماہِ تاکے رُوپ نہ کتھنے جاہِ

نہ اوہِ مرہِ نہ ٹھاگے جاہِ   جِن کے رامَ وسہہ مَن ماہِ

تِتھے بھگت وسہہ کے لوء   کریہہ انند سچّا من سوئے

سچِ کھنڈ وَسے نرِنکار   کرَ کرَ ویکھئے ندر نِہال

تِتھے کھنڈ منڈل وربھنڈ   جیکو کتھے تہ اَنتَ نہ اَنتُ

تِتھے لِوء لِوء آکار   جِو جِو حُکم تِوےَ تِوکار

ویکھے وِگسئے کرِ ویچار   نانکَ کتھنا کرڑا سار

مشکل الفاظ کے معنی

کرم کھنڈ	سچ کھنڈ۔ وہ استھان جہاں کرم ناش ہوتے ہیں
جور	زور۔ طاقت جودھ بہادر۔ گیانی
مہابل	مہا گیانی۔ بڑے سورما
سُور	برہم گیانی۔ اونچی اوستھا روحانی رکھنے والے
بھرپُور	ویاپک۔ پھیلا ہوا۔ ہر سوئے
سِتیو سِتیا	شری رام چندر جی کی اہلیا ستیا بھی ہو سکتا ہے اور شیلتائی سے مراد شانتی ٹھنڈک چنانچہ معنی کے اندازوں شانتی یا ٹھنڈک یا دل کی وہ اوستھا جس میں کوئی غصہ واہنکار نہ ہووے
مہما	بزرگی ماہِ بیچ
ٹھاگے	ٹھگ لے جاتا۔ دھوکا دینا

نرِ نکار	نراکار۔ جواکار مراد جسم میں نہ آسکے۔ برہم خداذات ایزدی
کھنڈ	زمین کا حصہ طبقہ یا حالت سے بھی مراد ہوسکتی ہے
منڈل	براعظم — وِگسئے: پرسن ہونا۔ خوش ہونا
کرڑا	سخت
سار	لوہا۔ دھاتو۔ برہم سے مراد سے سار دستو لیا جاسکتا ہے

ترجمہ

کرم کھنڈ کا کٹھن یا ذکر بہت زبردست ہے یا مشکل ہے مراد کہنے سے باہر ہے وہاں کوئی غیر آدمی نہیں پہنچ سکتا صرف وہی پہنچ سکتے ہیں جن کے کرم کا ناش ہو چکا ہووے یعنی کرم کے کرنے سے بالاتر ہو کر وہ ایک برہم میں ملکر البھید ہو گئے ہوویں۔ وہاں محض گیانی۔ یا مہا گیانی اور برہم گیانی ہی نِواس کرتے ہیں۔ یا خاص خدا رسیدہ عارف ہی رہتے ہیں۔ اور انکے اندر صاف ایشور اور برہم ہی اظہر من الشّمس ہے۔ یعنی ساکھشات ظاہرہ طور پر خدا ہی ہر سو چھایا ہوا ہے وہاں خدا کی بزرگی و بڑائی میں بالکل شانتی ہی شانتی ہے جن کے روپ کہنے سے بالاتر ہیں۔ نہ وہ مر سکتے ہیں نہ ان کو دھوکا دیا جا سکتا ہے۔ اور نہ وہ اس منزل سے گر سکتے ہیں اور نہ گرائے جا سکتے ہیں۔ کیونکہ ان کے من میں یا اندر بالکل خدا بس چکا ہے۔ وہاں کئی طبق یا لوک سے آئے ہوئے بھگت نِواس کرتے ہیں۔ رہتے ہیں اور دل میں سچی خوشی (آنند) حاصل کرتے ہیں۔ ایسے سچ کھنڈ میں خود نرِ نکار (خدا) رہتا ہے۔ جو اپنی رچنا یا پیدائش کو دیکھ دیکھ کر خوش ہوتا ہے۔ اور اپنے بھگتوں کو نظر کرم سے نہال کرتا ہے۔ اس جگہ کئی براعظم ملک اور برمنڈ ہیں جن کی گنتی نہیں ہو سکتی

وہاں کئی قسم کی دنیا آباد ہے اور ان میں کئی ہستیاں ہیں چنانچہ جس طرح اس خدائے ذو الجلال کا حکم ہوتا ہے اس طرف سے کام چلتا ہے۔ وہ خدا اس قدرت کو دیکھکر خوش ہوتا ہے اور ویچار کرتا ہے۔ نانک اس تمام سار وستو یعنی برہم کا بیان کرنا مشکل ہے۔ یا اس تمام کیفیت کا بیان کرنا لوہے کی طرح سخت مشکل ہے

آخیر کے معنی یہ بھی ہو سکتے ہیں کہ انسان اس تمام قدرت کو دیکھ دیکھ کر خوش ہوتا

ہے اور سوچتا ہے لیکن بیان نہیں کر سکتا

تشریح

یہ چوتھی منزل ہے۔ کرم کھنڈ کا شبد یہاں آخر میں برتا گیا ہے۔ کئی تفسیر میں اس کے معنی عمل کے لئے گئے ہیں کہ اس وقت یہ حالت پا کر انسان بلوان ہو جاتا ہے اور علم با عمل ہو جاتا ہے لیکن سابقہ تین پوڑھیوں میں درجہ بدرجہ حالت بتلائی گئی ہے۔ اس کو ملحوظ رکھتے ہوئے اس منزل کو محض عمل کرنے پر ہی خیال کر لینا درست معلوم نہیں ہوتا۔ چنانچہ اس کرم کھنڈ سے مراد سچ کھنڈ کی پرتیت ہوتی ہے۔ اس پوڑھی میں آگے سچ کھنڈ کا شبد استعمال کیا گیا ہے۔ یعنی یہ وہ حالت ہے جس پر انسان اس جگہ یا مقام پر پہنچ جاتا ہے جو کہ سچ کھنڈ ہے یعنی ہر ہم یا خدائی استھان ہے۔ دوسرے لفظوں میں جہاں پہنچ کر جیو مکت ہو جاتا ہے۔ اور نجات ابدی حاصل کر لیتا ہے۔ چنانچہ کرم کھنڈ سے جہاں تک عقل کام کرتی ہے سابقہ مضمون کو لئے ہوئے وہ اوستھا یا حالت سمجھنی چاہئے جہاں سلسلہ غیر متناہی خدا کے نام لین ہو کر یا مدغم ہو کر نور میں مل جاتا ہے۔ اور کرم گیان اور نام کی آگ میں بھسم ہو کر ختم ہو جاتے ہیں۔ اور پیدائش اور موت کا سلسلہ تناسخ کے مسئلہ کے مطابق یا جب بھی سرانجام پایا جاتا ہے۔ اور صحیح موکھش یا نجات حاصل ہو جاتی ہے لہٰذا اس منزل کی کیفیت پوڑھی میں درج کی گئی ہے۔

پوڑھی نمبر ۳۸

جتَ پاہارا دِھیرج سُنیار اَہرن متِ وید ہتھیار

بھوَ کھلا اگن تپ تاوَ بھانڈا بھاوَ امرتِ تِت ڈھال

گھڑِیئے سبد سچّی ٹکسال جِن کو ندر کرم تِن کار

نانکَ ندری ندر نہال

مشکل الفاظ کے معنی

جتَ اندریوں کو قابو رکھنا۔ نفس پر قابو پانا

پاہارا	دوکان۔ وہ آگ کا چولھا جس پر زیور بنتا ہے		
دھیرج	حوصلہ۔ صبر	اَہرن	ایرن
مَتِ	بدھی۔ عقل		
ہتھیار	اوزار۔ ہتھوڑا	بھَو	ایشور کا ڈر
کھلا	دھکنی جس سے پھونک مار کر آگ کو تیز کیا جاتا ہے		
تپ تاؤ	ریاضت	بھانڈا	کھٹاتی
بھاؤ	پریم	اِمرتِ	ایشور کا نام لوپی امرت نام ایزدی
تِت	اس میں	ڈھال	ڈھالنا
سبد	ایشور یا خدا کا نام۔ کلام الٰہی		
ندر	نگاہ۔ کرم	ندری	واہگورو نگاہ کرنے والا

ترجمہ

صبر کو سنار (یعنی کیرکٹر یا جیون کے بنانے والا) بناؤ اور جت یعنی کنٹرول (قابو) کو دوکان بناؤ عقل کو ایرن بناؤ اور گیان کا ہتھوڑا پکڑلو۔ خدا کا ڈر یا خدا ترسی کی دھکنی بناؤ اور ریاضت کی آتش یا آگ جلاؤ۔ اور پریم یا محبت کی کٹھالی بناؤ۔ اور اسمیں خدا کے نام کا امرت یا خالص سونا ڈھالو

چنانچہ اس مندرجہ بالا سچی ٹکسال میں کلام الٰہی کے سکے گھڑے جاتے ہیں جن مہاتماؤں یا بزرگ ہستیوں پر خدا کی نظر کرم ہوتی ہے ان کے ہی یہ افعال ہو سکتے ہیں (نانک جی فرماتے ہیں) نانک وہی اس کی نگاہ سے نہال ہوتے ہیں یعنی نجات ابدی حاصل کرتے ہیں

تشریح

اس پوڑھی میں سادھن یا طریقہ بتلایا گیا ہے کہ کس طرح یہ روحانی مراحل طے کرنے کی تیاری کی جا سکتی ہے۔ چنانچہ اس پوڑھی میں عملی طریقہ بتلایا گیا ہے۔ کیونکہ جو کچھ جپ جی صاحب میں بتلایا گیا ہے وہ یونہی حاصل نہیں ہو سکتا۔ دراصل پاک ہو کر صبر کے

ساتھ زندگی بنانی پڑتی ہے۔اور خدا کے نام کی عبادت کی کڑی منزلیں طے کرنی پڑتی ہیں۔اس کام کے لئے بڑی مشکل کٹھالی میں اپنے آپ کو ڈھالنا پڑتا ہے

چنانچہ گورو جی اس گھاڑت یا انسانی کیرکٹر کی بناوٹ کے لئے اور اسی اونچی حالت کے حصول کے لئے جو طریقہ بتلاتے ہیں اس کو تشبیہ بھی سنار کی دوکان سے دی گئی ہے۔جس طرح سنار کی دوکان پر آگ کے دہکتے ہوئے کوئلوں میں دھاتو رکھ کر گھاٹ نقلی حصہ نکالا جا سکتا ہے اور آگ میں کندن کی طرح اصلی سونا پرکھ کر نکالا جاتا ہے اس طرح انسانی کیرکٹر بھی کھٹالی ہیں پڑھکر اور آگ کے انگاروں سے نکل کر ہتھوڑے کے نیچے آکر اصلی شکل دھارن کرتا ہے۔دوسرا خیال ہے کہ ابتدائی مول منتر کے حصل کے لئے ایک اونکار کو کس طرح حاصل کیا جاوے چنانچہ جیو کو یہ طریقہ بتلایا گیا ہے اور اس میں سنار کی دوکان کا النکار یا استعارہ باندھا گیا ہے

سلوک

پؤن گورو پانی پِتا ماتا دَھرتِ مہت
دِوس رات دوء دائی دائیا کھیلےَ سگل جگت
چنگیائیا بُریائیا واچے دھرم حُدورِ
کرمی آپو آپنی کے نیڑے کے دُورِ
جنی نام دھیائیا گئے مسقتِ گھال
نانکَ تےَ مُکھ اُجلے کیتی چھُٹی نالِ

مشکل الفاظ کے معنی

پؤن	ہوا	دَھرتِ	زمین
مہت	بڑی		
دِوس	دِن	واچے	پڑھکے سنانا

دھرم حدُورِ	دھرم راج کے حضور	کرمی	نیک افعال کے مطابق		
مسقتِ گھال	سپھل مہنت	اُجلے	روشن۔ سرخرو		
کیتی	بہت سرشٹی۔ دنیا	چھٹی	مکت۔ نجات۔ مکتی		

ترجمہ

ہوا گوُرو مرشد ہے۔ پانی باپ ہے۔ دھرتی یا زمین ماتا ہے۔ دونوں دن رات دنیا کو کھیل کھلانے والے دائی اور دایا ہیں۔ نیک اور بدافعال دھرم راج کے حضور میں پڑھکر سنائے جاتے ہیں۔ اپنے اپنے افعال کے مطابق بعض انسان خدا کے نزدیک ہو جاتے ہیں اور بعض دور ہو جاتے ہیں۔ بالاخر جن لوگوں نے یا جیووں نے خدا کے نام کی یاد کی ہے انکی کمائی سپھل ہوتی ہے یا انکی مہنت ٹھکانے لگتی ہے۔ گوُرو نانک جی فرماتے ہیں۔ نانک انکے منہ اُجل ہیں روشن ہیں یعنی وہ سرخرو ہیں اور وہ نجات حاصل کر لیتے ہیں اور کئی ان کے ساتھ ہو کر مکت ہو جاتے ہیں

تشریح

اس شلوک میں جس کو اُپ شنگھار یعنی خاتمہ کا شلوک کہتے ہیں بتلایا گیا ہے کہ اس اپدیش یا سکھشا کو جو شری جپ جی صاحب میں دی گئی ہے جو کوئی گرہن کر لیتا ہے یعنی اس کو اپنا مُرزباز و بنالیتا ہے یعنی اس پر عمل کرتا ہے وہ خود بھی نجات حاصل کر لیتا ہے اور اپنے ساتھوں کو بھی جنکو یہ اپدش یا تعلیم دیتا ہے نجات دلاتا ہے۔

دوسرے معنی یا تشرتح یہ ہے کہ اس خاتمہ کے شلوک میں یہ استعارہ (انکار) باندھا گیا ہے کہ تمام دنیا کو اگر دیکھا جاوے تو اسمیں پانی دھرتی یا زمین دن رات جو کام کر رہے ہیں اسمیں اپنے افعال کے ذریعے کئی خدا کے نزدیک ہو جاتے ہیں۔ کئی دور جدا ہو کر چلے جاتے ہیں۔ لیکن آخرت میں جو اس کے نام کی یاد کرتے ہیں وہ دونوں جہانوں میں سرخرو ہوتے ہیں اور خود نجات حاصل کرتے ہیں۔ دوسروں کو بھی مکتی دلاتے ہیں۔ دوسرے الفاظ میں گوُرو کا کام کرتے ہیں۔ پانی اور دھرتی ماں باپ کا کام کرتے ہیں اور یہ دنیا چلا رہے ہیں جس سے معرفت کی منزلیں طے ہوتی ہیں۔

ست نام سری واہیگوُرو